Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم وَعَلٰی عَبدِ ہِ المَسِیحِ المَوْعُود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد
58

شمارہ
34

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

28 رشعبان 1429 ہجری، 20 رظہور 1388 ہش، 20 راگست 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو

ارشاد باری تعالیٰ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ o اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَ الْفُرْقَانِ ج فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰیکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ o وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّی قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْالِیْ وَلْیُؤْمِنُوْابِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ o (سورۃ البقرہ: ۱۸۴-۱۸۷)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......"عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ۔ (بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ)

ترجمہ: "حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں یعنی اس کا روزہ بیکار ہے۔"

☆......عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ: کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ: اِنِّی صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَاللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ۔ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُھُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ۔

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شُتِم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں۔ مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اسکی جزا بنوں گا یعنی اسکی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے، پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور وشر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جسقدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزہ سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا اُنہیں مل جاوے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۰۲ جدید ایڈیشن)

منیر احمد حافظ آبادی پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

جب انسان مستقل مزاجی کے ساتھ خدا کی طرف بڑھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ پیار کرنے والی ماں کی طرح اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے

جلسہ سالانہ جرمنی اور جلسہ سالانہ ملیشیا کے افتتاح پر شاملین جلسہ کو جلسہ سالانہ کے ایام سے استفادہ کی تلقین

آیت کریمہ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا کے حوالہ سے خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ، اور استغفار کرنے کی احباب جماعت کو خصوصی تاکید

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ مورخہ ۱۴/اگست ۲۰۰۹ء بمقام جلسہ گاہ منہائم جرمنی

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۹ء کے پہلے روز خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے شرکائے جلسہ کو ان تمام توقعات پر پورا اترنے کی نصیحت فرمائی جن کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کا اجراء فرمایا تھا۔

حضور نے فرمایا کہ ہمیں ویسا ہی ماحول پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جیسا ماحول حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ سالانہ کے متعلق پیش فرمایا ہے۔ جلسہ کے ایام میں نماز تہجد کا انتظام ہو رہا ہے۔ اسی طرح نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ نوافل اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ پیدا ہو جاتی ہے گویا عبادت الٰہی اور معرفت الٰہی کو بڑھانے کا یہ ایک اہم ذریعہ ہے۔ یہ جلسہ آپس میں پیار و محبت کی فضا پیدا کرتا ہے۔ اور دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا جو بندہ میری طرف ایک قدم بڑھتا ہے میں اس کی طرف دو قدم بڑھتا ہوں۔ اور قرآن مجید میں آتا ہے کہ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا یعنی جو لوگ ہمارے حصول کیلئے جدوجہد کرتے ہیں ہم ضرور ان کی اپنے راستوں کی طرف رہنمائی کریں گے۔

یہ ہے خدا کا اپنے بندوں کے لئے پیار، ایک تو اس کا عمومی احسان ہے جو رب اور رحمان ہونے کے ناطے ہے اور ایک وہ سلوک ہے جو وہ اپنے خاص بندوں سے فرماتا ہے ان کو اپنے فضلوں سے نوازتا ہے اور ان پر اپنے انعامات کی بارش برساتا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اس کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔ پس کوشش اور مجاہدہ فرض ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی کہ انسان کیلئے اس کے سوا کچھ نہیں جو اس نے کوشش کی ہو۔ (سورۃ النجم آیت: ۵۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو۔ اور صدقات و خیرات اور ہر طرح کے وسیلے سے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرو۔ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا کے زمرہ میں شامل ہو جاؤ اور اس کے لئے استغفار میں لگے رہو۔ پس ہمیں ہمیشہ اس مطمح نظر کو یاد رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرما کر نصرت الٰہی کے ان راستوں کی طرف رہنمائی فرمائی ہے جن پر چل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے اپنا مقصود پایا۔ فرمایا وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے اپنی محبت کا ایک عجیب اظہار فرمایا ہے کہ تم جس قدر مجھ سے ملنے کی کوشش کرو گے۔ اس سے بڑھ کر میں تمہاری طرف آؤں گا۔ اور اس کے لئے جہاں تک خدا تعالیٰ کے رستے پر چلنے کیلئے مجاہدہ ضروری ہے وہیں مستقل مزاجی بھی شرط ہے۔ جب یہ شرط پوری ہوگی تو اللہ اپنا فضل فرمائے گا۔ جب انسان مستقل مزاجی کے ساتھ خدا کی طرف بڑھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے تو پھر وہ پیار کرنے والی ماں کی طرح اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔ پس کمی تو بندے کی طرف سے ہوتی ہے۔ انسان کا کام یہ ہے نہ یہ کہ ناخلف بچے کی طرح بنے۔ خود کو کمزور اور ناتوان سمجھے لیکن خود کو کبھی مستغنی نہ سمجھے۔ اصل غنی تو خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔

فرمایا: پس یہ ماحول جس میں آئندہ تین دن آپ نے گزارنے ہیں اس میں ہر شخص اپنے جائزے لیتے ہوئے کوشش کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ اپنے راستوں کی طرف چلنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ جہد کے معنے بھی یہی ہیں کہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ نیکیوں کو اختیار کرنا۔ پس صرف احمدیت قبول کر لینا ہمارے لئے کافی نہیں بلکہ قرب الٰہی کے راستے ہمیشہ ہمارے پیش نظر ہوں۔ اللہ کی سچی محبت اور ہمارے عملوں سے ہمارا احمدی ہونا نظر آئے۔ نمازوں کی طرف توجہ ہو۔ روزے خدا تعالیٰ کی خاطر رکھے جائیں۔ لوگوں سے ہمدردی ہو۔ خاوند بیوی کے اور بیوی خاوند کے حقوق ادا کرے۔ فرمایا: ایک نیکی کی جب کوشش ہوتی ہے تو اللہ کے فضل سے وہ نیکی آگے بچے دیتی چلی جاتی ہے۔ پس یہ وہ جہاد ہے کہ جب مستقل مزاجی سے کیا جائے تو ایک کے بعد دوسری نیکی کی توفیق عطا ہوتی ہے۔ پھر دوسرے لفظوں میں خدا اپنی طرف آنے کے راستے دکھاتا چلا جاتا ہے۔ پس عبادت، استغفار اور ذکر الٰہی شرط ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ کہ استغفار حصول الٰہی کا ذریعہ ہے۔ استغفار کا مطلب یہ ہے کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مستغفر کی کمزوری کو ڈھانپ لے اور یہ بھی مطلب ہے کہ خدا اس گناہ کو جو صادر ہو چکا ہو، ڈھانپ لے۔ پس یہ ہے دائمی استغفار کی اہمیت۔ انسان کمزور ہے اپنی طاقت سے بچ نہیں سکتا۔ وہ تبھی بچ سکتا ہے جب بار بار اللہ کو پکارے کیونکہ شیطان نے کہا تھا کہ میں ہر اس راستے کی طرف آؤں گا جو خدا کی طرف لے جانے والا ہے۔ پس بشری کمزوریاں انسان میں ہیں لیکن جب ایک شخص استغفار کا فائدہ اٹھاتا ہے تو اس کو نیکیاں کرنے کی طاقت مل جاتی ہے۔ انسانی فطرت تو نیکی کی طرف سے جانے والی ہے اور یہ فطرت وہ ہے جس کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ ہر بچہ نیک فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ پس استغفار اس نیک فطرت کو بھی بڑھاتی ہے اور پھر مستقل رنگ میں اس کو فطرت کا حصہ بنانے کیلئے بھی استغفار ضروری ہے۔ پس ان دنوں میں اپنے جائزے لیں اور بہت دعائیں کریں کہ خدا نے جب اس زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق بخشی ہے تو پھر ان معیاروں کے حصول کی بھی توفیق عطا فرمائے جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔

فرمایا: جلسہ سالانہ کے کارکنان کو بھی بکثرت ذکر الٰہی اور استغفار کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور اس بات پر خوش ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ لوگوں کی کثرت دیکھ کر پریشان نہ ہونا اور خوش خلقی سے ان سے پیش آنا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بیعت کنندہ سچی تبدیلی اور خوف خدا اپنی زندگی میں پیدا کرے۔ اور اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں۔ معاہدہ کرکے نافرمان ٹھہروگے۔ پس ہماری طرف سے یہی نصیحت ہے کہ خود کو نیک نمونہ بنانے کی کوشش کرو۔ فرمایا: چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں۔ خدا زبانی زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کے فضلوں کو جذب کرتے چلیں جائیں۔ فرمایا: اپنے ان بھائیوں کے لئے بھی دعا کریں جو پاکستان یا دنیا کے کسی بھی ملک میں مخالفین کی مخالفتوں کا شکار ہیں۔ آج ملیشیا کا جلسہ سالانہ بھی ہو رہا ہے۔ اس کی کامیابی کیلئے بھی دعائیں کرتے رہیں۔ خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے اردن کے ایک مخلص احمدی دوست طٰہٰ قزق صاحب کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے ان کی مغفرت کیلئے دعا کی درخواست کی۔

☆☆☆

غـــــــزل

رہا واسطہ میرا کرب و بلا سے ۔۔۔ مِری عمر گزری ہے دُکھ سہتے سہتے
مِرا تو خدا کی پناہ ہے ٹھکانہ ۔۔۔ سکوں مل رہا ہے وہاں رہتے رہتے
سہارا دیا ہے اُسی نے ہمیں کو ۔۔۔ پکارا ہے جب اسکو ربّ کہتے کہتے
کیا یاد ہم نے ہمیشہ خدا کو ۔۔۔ مریں گے اسی کو خدا کہتے کہتے
لگائے جو بحرِ محبت میں غوطے
تو پہنچا ہے مومن کہاں بہتے بہتے

(خواجہ عبدالمومن۔ اوسلو، ناروے)

قـطـعــــــہ

چھوڑ کر دُنیا ترے در پہ چلا آیا ہوں
آرزوؤں سے بھرا دل ہے، دکھاؤں کیسے ؟
بس اک نظرِ کرم کا ہوں سوالی مولیٰ !
خالی کشکول لئے گھر کو میں جاؤں کیسے ؟

(عطاء المجیب راشدؔ۔ لندن)

خطبہ جمعہ

یتیموں کی خیرخواہی اور عائلی معاملات سے متعلق قرآن مجید کی تعلیمات واحکامات کے حوالہ سے احباب جماعت کو انصاف پر قائم ہونے اور یتامیٰ اور اہل وعیال کے حقوق کی ادائیگی کے بارہ میں نہایت اہم تاکیدی نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز -فرمودہ 15/مئی 2009ء بمطابق 15/ہجرت 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيکَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں، مَیں نے خداتعالیٰ کے وَاسِعْ ہونے کے حوالہ سے قرآن کریم میں جو بعض امور اوراحکامات بیان ہوئے ہیں، ان کا ذکر کیا تھا۔آج بھی یہی سلسلہ آگے چلے گا اوراسی تسلسل میں بعض آیات کا ذکر کروں گا جن میں متنوع اور مختلف قسم کے وہ مضامین بیان کئے گئے ہیں جن کا تعلق ہماری روزمرہ کی زندگی سے بھی ہے اور ہماری اخلاقی اور روحانی حالتوں سے بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ جو اپنے وسیع تر علم کی وجہ سے ہمارے ہر عمل کا احاطہ کئے ہوئے ہے اس نے یہ اموراور احکامات بیان فرما کر ہماری ان راستوں کی طرف راہنمائی فرمائی ہے جن پر چل کر ہم اللہ تعالیٰ کے وسیع تر فضلوں کے اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق حصہ دار بن سکتے ہیں، ان کو سمیٹنے والے بن سکتے ہیں، ان سے فیض پانے والے بن سکتے ہیں اوراللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔

اس حوالہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے عائلی معاملات کے بارہ میں بھی رہنمائی فرمائی ہے۔ ہمارے معاشرتی معاملات کے بارہ میں بھی رہنمائی فرمائی ہے۔ہماری دینی حالتوں کو صحیح نہج پر چلانے کے لئے بھی راہنمائی فرمائی ہے۔ ہماری روحانی اور اخلاقی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی طرف بھی راہنمائی فرمائی ہے۔غرض اس بارہ میں انسانی زندگی کا جو بھی پہلو ہے خداتعالیٰ اس کا مکمل احاطہ کئے ہوئے ہے اوراس بارہ میں ہماری راہنمائی فرماتا ہے۔کیونکہ انسان کو بھی خداتعالیٰ نے اپنی صفات کو اپنانے کا حکم فرمایا ہے اس لئے اس صفت کے حوالہ سے اسے بھی اپنے روحانی اور اخلاقی مرتبوں کے حصول کے لئے اپنی کوششوں اورعملوں میں وسعت پیدا کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ انسان اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والا بن سکے۔لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی بتادیا کہ مجھے کیونکہ تمہاری استعدادوں کا علم ہے اس لئے جو کام مَیں نے تمہارے سپرد کئے ہیں وہ تمہاری استعدادوں سے بڑھ کر نہیں ہیں۔پھران استعدادوں کی وسعت بھی ہرانسان کی برابر نہیں ہوتی۔اور جب استعدادیں برابر نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ جب حکم دیتا ہے تو اتنا ہی دیتا ہے جتنا کسی کی طاقت ہے۔لیکن اپنی استعدادوں کی حدود مقرر کرنا انسان کا کام نہیں ہے۔ یہ خداتعالیٰ ہی ہے جو ہر ایک کی صلاحیتوں اور استعدادوں کو جانتا ہے اس لئے جو بھی اللہ تعالیٰ نے احکامات نازل فرمائے اس بارہ میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ ہماری استعدادوں سے باہر ہیں۔چھپی ہوئی صلاحیتیں اللہ تعالیٰ نے ہرانسان کو ودیعت فرمائی ہیں۔ان کو نکالنا، ابھارنا، صیقل کرنا یہ ہرانسان کا کام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے آنحضرت ا کا ذکر فرما کر جب یہ فرمایا کہ یہ تمہارے لئے اُسوہ حسنہ ہیں تو اس انسان کامل کے اُسوہ حسنہ پر چلنے کے لئے ہمیں تلقین بھی فرمائی۔انسان کامل تو ایک ہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا، جس کی صلاحیتوں اور استعدادوں کی وسعتوں کی بھی کوئی انتہا نہیں۔آپؐ کی زندگی کے کسی بھی پہلو پر ہم غور کریں تو ایک عظیم معیار ہمیں نظر آتا ہے۔ہمیں یہ حکم ہے کہ تمہارے لئے اُسوہ حسنہ آنحضرت ا کی ذات ہے اوراس پر چلنا تمہارا فرض ہے۔کوشش کرو، حتی المقدور کوشش کرو کہ اس پر چل سکو۔

مَیں نے شروع میں ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جن باتوں میں راہنمائی فرمائی ان میں عائلی معاملات بھی ہیں۔قرآن کریم کی بعض آیات ہیں جو مَیں اس ضمن میں پیش کروں گا۔لیکن ان کو پیش کرنے سے پہلے آنحضرت ا کے اُسوہ حسنہ کا ذکر کروں گا جو اس ضمن میں ہمارے سامنے ہے کہ آپؐ کا اپنے اہل کے ساتھ کیا سلوک تھا؟ اوراس سلوک میں آپؐ نے کیسا اعلیٰ معیار قائم فرمایا۔

آپؐ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک میں بہتر ہے اورمَیں تم سب سے بڑھ کر اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا ہوں۔

(سنن الترمذی کتاب المناقب باب فضل ازواج النبی ﷺ؛ حدیث نمبر 3895)

پھر آپؐ نے ہمیں نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ تمہیں اگر ایک دوسرے میں کوئی عیب نظر آتا ہے یا دوسرے کی عادت یا حرکت ناپسند ہے تو کئی باتیں ایسی بھی ہوں گی جو اچھی بھی لگتی ہوں گی۔

(مسلم کتاب النکاح باب الوصیة بالنساء- حدیث نمبر 3645)

توان اچھی باتوں کو سامنے رکھ کر ایثار کا پہلو اختیار کرنا چاہئے اور موافقت کی فضا پیدا کرنی چاہئے۔ یہ دونوں کے لئے حکم ہے۔مرد کے لئے بھی اورعورت کے لئے بھی۔اورآپؐ کی تمام بیویاں اس بات کی گواہ ہیں کہ آپؐ نے ہمیشہ ان کے ساتھ حسن سلوک کیا۔سفر پر جاتے تو بیویوں کے نام قرعہ ڈالتے تھے جس کا نام آتا اسے ساتھ لے کر جاتے۔ (بخاری کتاب المغازی باب حدیث افک حدیث نمبر 4141)

بیویوں کی بیماری کی حالت میں تیمارداری فرماتے۔

(بخاری کتاب المغازی باب حدیث افک حدیث نمبر 4141)

ان کے جذبات کا خیال رکھتے۔لیکن اس کے باوجود یہ دعا آپؐ فرماتے ہیں کہ اے اللہ! تو جانتا اور دیکھتا ہے کہ انسانی کوشش کی حد تک جو برابری اور منصفانہ تقسیم ہوتی ہے وہ مَیں کرتا ہوں۔ میرے مولا! دل پر تو میرا اختیار نہیں ہے اگر دل کا میلان کسی خوبی اور کسی کی صلاحیتوں اور قابلیت کی وجہ سے کسی کی طرف ہے تو مجھے معاف فرمانا۔ (ابوداؤد کتاب النکاح باب فی القسم بین النساء حدیث نمبر 2134)

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ جو تعلق تھا اس کے بارہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ جواب دیا کہ خدیجہؓ اس وقت میری ساتھی بنی جب مَیں تنہا تھا۔وہ اس وقت میری مددگار بنی جب مَیں بے یارومددگار تھا۔اس نے اپنا مال بے دریغ مجھ پر فدا کیا۔اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے اولاد بھی دی۔انہوں نے اس وقت میری تصدیق کی جب دنیا نے مجھے جھٹلایا۔ (مسند احمد بن حنبل مسند عائشة حدیث نمبر 25367)

اور آپ کی یہ قدر شناسی آپؐ کے وسیع تر قدر شناس دل میں ہمیشہ رہی۔ باوجود اس کے کہ آپؐ کی زندہ اور جوان بیویاں موجود تھیں اور آپ کی محبوب بیوی موجود تھی جو اس وجہ سے محبوب تھی کہ خداتعالیٰ کی سب سے زیادہ وحی اس کے حجرے میں ہوئی۔ (ترمذی کتاب المناقب باب فضل عائشة حدیث نمبر 3879)

اس نے جب عرض کیا کہ آپ کے پاس زندہ بیویاں موجود ہیں آپ کیوں ہر وقت اس بڑھیا کا ذکر کرتے رہتے ہیں؟ تو بڑے پیار سے اسے سمجھایا کہ تنگ نظری کا مظاہرہ نہ کرو۔ وسعت حوصلہ پیدا کرو۔ یہ یہ وجوہات ہیں جن کی وجہ سے مَیں اپنی پہلی بیوی کا ذکر کرتا ہوں اور یاد کرتا ہوں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 204 مسند عائشة حدیث نمبر 25376 ایڈیشن 1998 مطبوعہ بیروت)

آج جو مستشرقین اور آنحضرت ا پر الزام لگانے والے بیہودہ گوئیوں کی انتہا کئے ہوئے ہیں کیا انہیں میرے آقا کا یہ اُسوہ حسنہ نظر نہیں آتا کہ کس طرح انہوں نے اپنے عائلی حقوق ادا کئے کہ زندہ بیویوں کے ساتھ بھی برابری کا سلوک ہے۔باوجود اس کے کہ دل پر کسی کا اختیار نہیں، پھر بھی جو ظاہری سلوک ہے وہ ایک جیسا رکھا اور جس بیوی نے ابتدا میں ہی سب کچھ قربان کر دیا اس کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے زندہ بیویوں کو بھی بتادیا کہ مَیں تو قدر شناس ہوں، اگر مَیں یہ قدر شناسی نہ کروں تو اس خدا کا شکر گزار نہیں کہلا سکوں گا جس نے مجھے کبھی تہی دامن نہیں چھوڑا اور اپنی وسیع تر نعمتوں سے مجھے حصہ دیتا چلا گیا۔

آنحضرت ا کا اپنی بیویوں سے حسن سلوک اس وجہ سے تھا کہ خداتعالیٰ کا حکم ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرو اور جب آپؐ نے اپنے ماننے والوں کو فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، اس پر عمل کرو تو خود اس کے اعلیٰ ترین نمونے قائم فرمائے۔

قرآن کریم میں اگر اللہ تعالیٰ نے ایک سے زیادہ شادی کا حکم دیا ہے تو بعض شرائط بھی عائد فرمائی ہیں۔ یہ بھی اسلام پر اعتراض کیا جاتا ہے اور آنحضرت ﷺ پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ ایک سے زیادہ شادی کی اجازت دے کر عورت پر ظلم کیا گیا ہے۔ یا صرف مرد کے جذبات کا خیال رکھا گیا ہے۔

اس بارہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے، یہ کھلا حکم نہیں ہے۔ فرمایا وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۔ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً اَوْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ۔ ذٰلِکَ اَدْنٰی اَنْ لَّا تَعُوْلُوْا (سورۃ النساء:4) اور اگر تم ڈرو کہ تم یتامیٰ کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے تو عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کرو۔ دو دو اور تین تین، چار چار لیکن اگر تمہیں خوف ہو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر صرف ایک کافی ہے یا وہ جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یہ طریق قریب تر ہے کہ تم ناانصافی سے بچو۔

اس آیت میں ایک تو یتیم لڑکیوں کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے کہ یتیموں سے بھی شادی کرو تو ظلم کی وجہ سے نہ ہو بلکہ ان کے پورے حقوق ادا کر کے شادی کرو اور پھر شادی کے بعد ان کے جذبات کا خیال رکھو اور یہ خیال نہ کرو، یہ کبھی ذہن میں نہ آئے کہ ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں تو جس طرح چاہے ان سے سلوک کر لیا جائے۔ اور اگر اپنی طبیعت کے بارہ میں یہ خوف ہے، یہ شک ہے کہ انصاف نہیں کر سکو گے تو آزاد عورتوں سے نکاح کرو۔ دو، تین یا چار کی اجازت ہے لیکن انصاف کے تقاضوں کے ساتھ۔ اگر یہ انصاف نہیں کر سکتے تو ایک سے زیادہ نہ کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ:

”یتیم لڑکیاں جن کی تم پرورش کرو ان سے نکاح کرنا مضائقہ نہیں۔ لیکن اگر تم دیکھو کہ چونکہ وہ لاوارث ہیں، شاید تمہارا نفس ان پر زیادتی کرے تو ماں باپ اور اقارب والی عورتیں کرو جو تمہاری مؤدّب رہیں اور ان کا تمہیں خوف رہے۔ ایک دو تین چار تک کر سکتے ہو بشرطیکہ اعتدال کرو۔ اگر اعتدال نہ ہو تو پھر ایک ہی پر کفایت کرو۔ گو ضرورت پیش آوے“۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد10 صفحہ 337)

”گو ضرورت پیش آوے“۔ یہ بڑا بامعنی فقرہ ہے۔ اب دیکھیں اس زمانہ کے حَکَم اور عدل نے یہ کہہ کر فیصلہ کر دیا کہ تمہاری جو ضرورت ہے جس کے بہانے بنا کر تم شادی کرنا چاہتے ہو، وہ اصل اہمیت نہیں رکھتی بلکہ معاشرے کا امن اور سکون اور انصاف اصل چیز ہے۔

آج کل کہیں نہ کہیں سے یہ شکایات آتی رہتی ہیں کہ بچے ہیں، اولاد ہے لیکن خاوند مختلف بہانے بنا کر شادی کرنا چاہتا ہے۔ تو پہلی بات تو یہ ہے کہ فرمایا اگر انصاف نہیں کر سکتے تو شادی نہ کرو اور انصاف میں ہر قسم کے حقوق کی ادائیگی ہے۔ اگر آمد ہی اتنی نہیں کہ گھر چلا سکو تو پھر ایک اور شادی کا بوجھ اٹھا کر پہلی بیوی بچوں کے حقوق چھیننے والی بات ہو گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو ایک جگہ فرمایا ہے کہ اگر مجبوری کی وجہ سے دوسری شادی کرنی ہی پڑے تو پھر اس صورت میں پہلی بیوی کا پہلے سے بڑھ کر خیال رکھو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد سوم صفحہ 430 جدید ایڈیشن)

لیکن عملاً جو آج کل ہمیں معاشرے میں نظر آتا ہے یہ ہے کہ پہلی بیوی اور بچوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف سے آہستہ آہستہ بالکل آنکھیں بند کر لی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف عمل کر رہے ہوتے ہیں۔ پس یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ مالی کشائش اور دوسرے حقوق کی ادائیگی میں بے انصافی تو نہیں ہو گی؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”ہمارے نزدیک یہی بہتر ہے کہ انسان اپنے تئیں ابتلاء میں نہ ڈالے“۔ ((الحکم جلد 2 نمبر 2 مؤرخہ 6 مارچ 1898ء صفحہ 2۔ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۃ النساء آیت 4 جلد دوم صفحہ 211) یعنی مراد یہ ہے کہ دوسری شادی کر کے۔

پس بیوی کے حقوق کی ادائیگی اتنی بڑی ذمہ داری ہے کہ انہیں ادا نہ کر کے انسان ابتلاء میں پڑ جاتا ہے یا پڑ سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بن جاتا ہے۔ مَیں نے آنحضرت ﷺ کی ایک دعا کا ذکر کیا تھا کہ آپ ؐ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا عرض کیا کرتے تھے کہ مَیں ظاہری طور پر تو ہر ایک کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن کسی بیوی کی کسی خوبی کی وجہ سے بعض باتوں کا اظہار ہو جائے جو میرے اختیار میں نہیں تو ایسی صورت میں مجھے معاف فرما۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے جو انسانی فطرت کے عین مطابق ہے اور خدا تعالیٰ جس نے انسان کو پیدا کیا اور پھر ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت بھی دی، جو بندے کے دل کا حال بھی جانتا ہے جس کی پاتال تک سے وہ واقف ہے، غیب کا علم رکھتا ہے۔ اس نے اس بارہ میں قرآن کریم میں واضح فرما دیا ہے کہ ایسی صورت حال پیدا ہو سکتی ہے کہ بعض حالات کی وجہ سے تم کسی طرف زیادہ جھکاؤ کر جاؤ۔ ایسی صورت میں یہ بہرحال ضروری ہے کہ جو اس کے ظاہری حقوق ہیں، وہ مکمل طور پر ادا کرو۔ جیسا کہ سورۃ نساء میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِیْلُوْا کُلَّ الْمَیْلِ فَتَذَرُوْھَا کَالْمُعَلَّقَۃِ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا (النساء:130) اور تم یہ توفیق نہیں پاسکو گے کہ عورتوں کے درمیان کامل عدل کا معاملہ کرو خواہ تم کتنا ہی چاہو۔ اس لئے یہ تو کرو کہ کسی ایک کی طرف کلیۃً نہ جھک جاؤ کہ اس دوسری کو گویا لٹکتا ہوا چھوڑ دو۔ اور اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تو ایسے معاملات جن میں انسان کو اختیار نہ ہو اس میں کامل عدل تو ممکن نہیں۔ لیکن جو انسان کے اختیار میں ہے اس میں انصاف بہرحال ضروری ہے اور ظاہری انصاف جیسا کہ مَیں بتا آیا ہوں کہ کھانا، پینا، کپڑے، رہائش اور وقت وغیرہ سب شامل ہیں۔ اگر صرف خرچ دیا اور وقت نہ دیا تو یہ بھی درست نہیں۔ اور صرف رہائش کا انتظام کر دیا اور گھریلو اخراجات کے لئے چھوڑ دیا کہ عورت لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتی پھرے تو یہ بھی درست نہیں ہے۔ پس ظاہری لحاظ سے مکمل ذمہ داری مرد کا فرض ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور اس کا جھکاؤ صرف ایک طرف ہو اور دوسری کو نظر انداز کرتا ہو تو قیامت کے دن اس طرح اٹھایا جائے گا کہ اس کے جسم کا ایک حصہ کٹا ہوا یا علیحدہ ہو گا۔ (سنن نسائی کتاب عشرۃ النساء باب میل الرجل حدیث نمبر 3942)

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ یہ ہے کہ ظاہری حقوق دونوں کے ادا کرو اور کسی بیوی کو بھی اس طرح نہ چھوڑو کہ وہ بیوی ہونے کے باوجود ہر حق سے محروم ہو۔ نہ اسے علیحدہ کر رہے ہو اور نہ اس کا حق صحیح طرح ادا کیا جا رہا ہو۔ ایک مومن کا وطیرہ یہ نہیں ہونا چاہئے۔ پس مومن کا فرض ہے کہ ان کاموں سے بچے جن سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے اور اپنی اصلاح کرے۔

بعض ایسی شکایات آتی ہیں کہ ایک بیوی کی طرف زیادہ توجہ دی جا رہی ہے اور دوسری بیوی کو چھوڑا گیا ہے اور پھر بعض دفعہ کسی بیوی کی بعض باتوں کا بہانہ بنا کر یہ کہا جاتا ہے بلکہ دو نہ بھی ہوں تو ایک شادی کی صورت میں بھی بعض عائلی جھگڑے ایسے آتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ نہ مَیں تمہیں چھوڑوں گا یا طلاق دوں گا اور نہ ہی تمہیں بساؤں گا۔ اگر قضاء میں یا عدالت میں مقدمات ہیں تو بلاوجہ مقدمہ کو لمبا لٹکایا جاتا ہے۔ ایسے حیلے اور بہانے تلاش کئے جاتے ہیں کہ معاملہ لٹکتا چلا جائے۔ بعض کو اس لئے طلاق نہیں دی جاتی، پہلے میں کئی دفعہ ذکر کر چکا ہوں، کہ یہ خود خلع لے تا کہ حق مہر سے بچت ہو جائے، حق مہر ادا نہ کرنا پڑے۔ تو یہ سب باتیں ایسی ہیں جو تقویٰ سے دُور لے جانے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی اصلاح کرو، اگر تم اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے رحم اور بخشش کے طلبگار ہو تو خود بھی رحم کا مظاہرہ کرو اور بیوی کو اس کا حق دے کر گھر میں بساؤ۔ اگر اللہ تعالیٰ کے وسیع رحم سے حصہ لینا چاہتے ہو تو اپنے رحم کو بھی وسیع کرو۔

مَیں نے جو آیت پڑھی تھی اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنْ یَّتَفَرَّقَا یُغْنِ اللّٰہُ کُلًّا مِّنْ سَعَتِہٖ۔ وَکَانَ اللّٰہُ وَاسِعًا حَکِیْمًا (النساء:131) اور اگر وہ دونوں الگ ہو جائیں تو اللہ ہر ایک کو اس کی توفیق کے مطابق غنی کر دے گا اور اللہ بہت وسعتیں دینے والا اور حکمت والا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اصلاح کی اگر کوئی بھی صورت نہیں تو کَالْمُعَلَّقَہ یعنی لٹکتا ہوا نہ چھوڑ دو۔ پھر اس کا حق دے کر احسن طریق پر اسے رخصت کرو۔ اگر یہ کسی مرد نے کَالْمُعَلَّقَہ چھوڑا ہے تو اس صورت میں بیوی کو بھی اختیار ہے کہ قاضی کے ذریعہ سے خلع لے لے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک مومن مرد اور ایک مومن عورت تبھی تقویٰ پر چلنے والے ہوں گے جب محبت پیار سے رہنے کی کوششیں کریں گے اور اگر یہ تمام کوششیں ناکام ہو جائیں تو ایک دوسرے سے شرافت سے علیحدہ ہو جائیں۔ اور مرد بھی احسن طور پر عورت کے حقوق ادا کر کے اسے علیحدہ کر دے تو یہی مرد پر فرض ہے اور عورت کا حق ہے۔ اور کیونکہ تقویٰ پر چلتے ہوئے اکٹھے رہنے کی تمام کوششیں ناکام ہو چکی ہیں اس لئے علیحدگی ہو رہی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اپنی وسیع تر رحمتوں اور فضلوں سے دونوں مرد اور عورت کے لئے بہترین سامان پیدا فرما دے گا اور انہیں اپنی جناب سے غنی اور بے احتیاج کر دے گا۔ گو ایک حدیث کے مطابق مرد اور عورت کا علیحدہ ہونا اللہ تعالیٰ کی نظر میں انتہائی ناپسندیدہ فعل ہے۔

(ابوداؤد کتاب الطلاق باب کراھیۃ الطلاق؛ حدیث نمبر 2178)

لیکن کیونکہ تقویٰ پر چلتے ہوئے اس رشتے کو قائم رکھنے کی تمام تر کوششیں جو تھیں وہ ناکام ہو چکی ہیں اس لئے خدا تعالیٰ جو دلوں کا حال جانتا ہے جب اس کی طرف جھکتے ہوئے یہ فیصلے کرنے پڑیں کہ بحالت مجبوری علیحدگی لینی پڑے، تو وہ اپنے واسع ہونے کی وجہ سے دونوں کے لئے پھر وسیع انتظام فرماتا ہے۔ کیونکہ وہ حکیم بھی ہے اس لئے جو فیصلے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے کئے جائیں وہ پُرحکمت بھی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی لئے ہوئے ہوتے ہیں۔

اس آیت میں ایک اصولی بات یہ بھی بیان ہو گئی ہے کہ رشتوں کے فیصلے جذبات میں آ کر نہیں کرنے چاہئیں۔ نہ ماں باپ کی طرف سے، نہ لڑکے لڑکی کی طرف سے جذباتی پن کا اظہار کرتے ہوئے رشتے طے کرنے چاہئیں بلکہ خدا تعالیٰ جو ہر بات کا جاننے والا اور احاطہ کئے ہوئے ہے اس سے مدد لیتے ہوئے دعا کر کے سوچ سمجھ کر رشتے جوڑنے چاہئیں اور جب ایسے رشتے جڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان میں پھر اللہ اپنے فضل سے وسعتیں بھی پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غنی کر دیتا ہے، ان کے مال میں بھی اللہ تعالیٰ کشائش پیدا کر دیتا ہے۔ ان کے تعلقات میں بھی کشادگی پیدا کر دیتا ہے۔

مَیں نے ابھی طلاق کا ذکر کیا تھا کہ بعض مرد طلاق کے معاملات کو لٹکاتے ہیں اور لمبا کرتے چلے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک تو جب شادی ہو جائے کچھ عرصہ مرد اور عورت اکٹھے بھی رہتے ہیں اور اولاد بھی بسا اوقات ہو جاتی ہے۔ پھر طلاق کی نوبت آتی ہے۔ اس کے حقوق تو واضح ہیں جو دینے ہیں اور مرد کے اوپر فرض

ہیں، بچوں کے خرچ بھی ہیں۔حق مہر وغیرہ بھی ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض اوقات ایسے حالات پیش آجاتے ہیں جب ابھی رخصتی نہیں ہوئی ہوتی یا حق مہر مقرر نہیں ہوا ہوتا تب بھی عورت کے حقوق ادا کرو۔

سورۃ بقرہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْتَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً وَّمَتِّعُوْهُنَّ۔عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ۔ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ۔ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ (البقرۃ:237) تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم عورت کو طلاق دے دو جبکہ تم نے ابھی انہیں چھوا نہ ہو یا ابھی تم نے ان کے لئے حق مہر مقرر نہ کیا ہو اور انہیں کچھ فائدہ بھی پہنچاؤ۔صاحب حیثیت پر اس کی حیثیت کے مطابق فرض ہے اور غریب پر اس کی حیثیت کے مناسب حال۔یہ معروف کے مطابق کچھ متاع ہو۔احسان کرنے والوں پر تو یہ فرض ہے۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب مرد کی طرف سے رشتہ نہ نبھانے کا سوال اٹھے، اس کی جو بھی وجوہات ہوں، مرد کا فرض بنتا ہے کہ ان رشتوں کو ختم کرتے وقت عورت سے احسان کا سلوک کرے اور اپنی حیثیت کے مطابق اس کو ادائیگی کرے۔اگر اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے تو مرد کو حکم ہے کہ اس وسعت کا اظہار کرو۔جس خدا نے وسعت دی ہے اگر اس کا اظہار نہیں کرو گے تو وہ اسے روکنے کی طاقت بھی رکھتا ہے۔کشائش دی ہے اگر حق ادا نہیں کرو گے، احسان نہیں کرو گے تو وہ کشائش کو تنگی میں بدلنے پر بھی قادر ہے۔اس لئے اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ لینا ہے تو عورت سے احسان کا سلوک کرتے ہوئے اپنے پر اُس وسعت کا اظہار کرو اور کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی نفس پر اس کی طاقت اور وسعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا اس لئے فرمایا کہ اگر غریب زیادہ دینے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ اپنی طاقت کے مطابق جو حق بھی ادا کرسکتا ہے کرے۔پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم نیکی کرنے والے اور تقویٰ سے کام لینے والے ہو تو پھر تم پر فرض ہے کہ یہ احسان کرو۔

آنحضرت ا نے اس کی کس حد تک پابندی فرمائی۔اس کا اظہار ایک حدیث سے ہوتا ہے۔ایک دفعہ ایک انصاری نے شادی کی اور پھر اس عورت کو چھونے سے پہلے سے طلاق دے دی اور اس کا مہر بھی مقرر نہیں کیا گیا تھا۔یہ معاملہ جب آنحضرت ا کی خدمت میں پیش ہوا تو آپؐ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے احسان کے طور پر اُسے کچھ دیا ہے؟ تو اس صحابی نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! میرے پاس تو کچھ ہے ہی نہیں کہ مَیں اسے کچھ دے سکوں تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر کچھ نہیں ہے تو تمہارے سر پر جو ٹوپی پڑی ہوئی ہے وہی دے دو۔

(روح المعانی جلد نمبر 1 صفحہ 745,746 تفسیر سورۃ البقرۃ زیر آیت:237)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضور ا نے عورت کے حقوق کا کس قدر اظہار فرمایا اور خیال رکھا۔یہ تو صورتحال بیان ہوئی ہے کہ اگر حق مہر مقرر نہیں بھی ہوا تو کچھ نہ کچھ دو۔اور اگر حق مہر پہلے مقرر ہو چکا ہے تو اس صورت میں کیا کرنا ہے؟ اس کا بھی اگلی آیات میں بڑا واضح حکم ہے کہ جب حق مہر مقرر ہو چکا ہو تو پھر ایسی صورت میں اس کا نصف ادا کرو۔اس طرح سے قرآن کریم نے عورتوں کے مردوں پر اور ان کے خاندانوں پر حقوق قائم فرمائے ہیں اور یہ بتایا ہے کہ مردوں کے کیا فرائض ہیں۔ان کے رشتوں کے بارہ میں یا بچوں کی رضاعت کے بارہ میں بڑے واضح احکامات بیان فرمائے ہیں۔اسی طرح عورتوں کی بھی ذمہ داریاں ہیں جو بڑے واضح طور پر بیان فرمائی گئی ہیں۔جو اولاد اور خاوندوں کے بارہ میں ہیں ان کو ادا کرنا عورتوں پر فرض ہے۔اور مرد اور عورت کے یہ تمام حقوق اور ذمہ داریاں جو ایک دوسرے پر ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ تمام ذمہ داریاں ہم نے تمہاری طاقتوں اور استعدادوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے مطابق تم پر ڈالی ہیں اس لئے انہیں ادا کرو۔ان کی ایک تفصیل ہے جو مَیں اس وقت بیان نہیں کروں گا۔اس وقت دو باتیں جو مَیں نے بیان کی ہیں وہ کافی ہیں۔اس تعلق میں ایک تو یہ بیان کرنا چاہتا تھا کہ بیویوں کے حقوق کے بارہ میں آنحضرت ا کا اسوہ حسنہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر آپؐ نے ان حقوق کی ادائیگی کے اعلیٰ ترین معیار کس طرح قائم فرمائے۔اور دوسری کہ اس اُسوہ پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے ہر احمدی مسلمان کو ان حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دینا کس قدر ضروری ہے۔ خاص طور پر وہ فرائض جو اللہ تعالیٰ نے مردوں کے ذمہ ڈالے ہیں۔اب مَیں ایک اور امر کی طرف بھی توجہ دلانی چاہتا ہوں جو جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام تو نہیں ہے لیکن اس کی آواز بھی کہیں کہیں احمدی معاشرے میں سنی جانے لگی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورۃ الانعام میں فرماتا ہے کہ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا۔ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (الانعام:153) اور سوائے ایسے طریق کے جو بہت اچھا ہو یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ۔یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے اور ماپ اور تول انصاف کے ساتھ پورے کیا کرو۔ہم کسی جان پر اس کی وسعت سے بڑھ کہ ذمہ داری نہیں ڈالتے اور جب بھی تم کوئی بات کرو تو عدل سے کام لو۔خواہ کوئی قریبی ہی کیوں نہ ہو اور اللہ کے ساتھ کئے گئے عہد کو پورا کرو۔یہ وہ امر ہے جس کی وہ تمہیں سخت تاکید کرتا ہے تا کہ تم نصیحت پکڑو۔

اس آیت میں تقریباً پانچ باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے کرنے کے لئے ہمیں کہا ہے۔اس کے علاوہ پہلی بات تو یہ فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان ہے کہ ہم کسی پر کوئی ذمہ داری اس کی وسعت سے بڑھ کر نہیں ڈالتے اور جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وسیع تر علم کی وجہ سے جانتا ہے کہ بندے کی استعدادیں کیا ہیں اور کس حد تک ہیں۔پس جو احکامات بھی خدا تعالیٰ نے دیئے ہیں وہ ہماری طاقت کے اندر ہیں جنہیں ہم بجالا سکتے ہیں۔

اس آیت میں جن باتوں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے سب سے پہلے تو یہ حکم ہے کہ یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ۔سوائے احسن طریق کے اور یتیموں کا مال جن کے پاس آتا ہے وہ اس کے امین ہیں۔اس لئے انہیں ان یتیموں کی بہتری کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری جگہ اس آیت سے ایک دو آیتیں پہلے فرمایا کہ تمہاری پہلی کوشش تو یہ ہو کہ یتیموں کا مال محفوظ رہے اور ان کی تعلیم اور تربیت اپنے طور پر کرو لیکن اگر کوئی صاحب حیثیت نہیں اور خرچ برداشت نہیں کر سکتا تو وہ احتیاط سے ان کے مال میں سے ان پر خرچ کرے نہ کہ ان کے بڑے ہونے تک تمام مال ہی لوٹا دے۔پس صحیح ایماندار وہی ہے جو یتیموں کے بڑے ہونے تک ان کی دولت اور جائیداد کے امین ہونے کا صحیح حق ادا کرتا ہے اور صحیح حق اس وقت ادا ہوتا ہے کہ جس طرح کسی کو اپنے سرمائے کا درد ہو اور سوچ سمجھ کر وہ اسے کاروبار میں لگاتا ہے۔تجارت پر لگاتا ہے، منافع پر لگاتا ہے۔یا منافع بخش کاروبار پر لگاتا ہے۔صرف منافع پر تو کوئی کاروبار نہیں ہوتا کیونکہ صرف منافع پر ہی لگایا جائے تو وہ سود کی صورت بن جاتی ہے۔بہرحال جس طرح اپنے مال کا درد ہے اسی طرح یتیموں کے مال کا بھی درد ہونا چاہئے۔حکم ہے کہ یتیموں کے مال کو بھی اسی طرح انویسٹ (Invest) کرو تا کہ اس کاروبار میں برکت پڑنے کی وجہ سے ان کو منافع حاصل ہو یا ان کی جائیداد بڑھے۔اور جب وہ بڑے ہوں تو ان کو اپنے کاروبار کی وسعت نظر آتی ہو۔تو اس سے وہ باوجود یتیم ہونے کے معاشرے کا ایک باوقار اور باعزت حصہ بن جائیں گے۔لیکن بعض دفعہ بعض شکایات آتی ہیں جن میں رشتہ داروں کی طرف سے یتیموں کے مالوں کی حفاظت میں دیانتداری سے کام نہیں لیا گیا ہوتا۔کسی رشتہ دار کے پاس اس کے یتیم بھتیجے بھانجے ہیں تو ان کے مال سے ناجائز فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا مال کھانے سے ان کے مال میں ان کی جائیدادوں میں کبھی وسعت پیدا نہیں ہوسکتی اور اگر وہ اس دنیا میں کوئی مالی منفعت حاصل کر بھی لیں تو وہ اس طریقے سے پھر اللہ تعالیٰ کے اس انذار کے نیچے آنے والے ہوں گے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو یتیموں کا مال کھانے والے ہیں اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا (النساء:11) کہ وہ صرف اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور جو ان ظلم کرنے والوں کے مددگار بنتے ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے باہر نہیں نکل رہے ہوتے۔جس کا اسی آیت میں آگے ذکر آیا ہے کہ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى کہ عدل سے کام لو خواہ کوئی قریبی ہو۔

پس یہ بہت خوف کا مقام ہے کہ یتیموں کے مال کی حفاظت بھی کی جائے۔اور اگر کوئی غلط طریقے سے اس کو استعمال کر رہا ہے تو اس کا کبھی مددگار نہ بنا جائے۔پھر یتیموں کے مالوں کی حفاظت اور ان کے بالغ ہونے پر ان کا ان کے سپرد مال کرنے کے حکم کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ماپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا کرو۔یعنی کاروبار میں دھوکہ نہ کرو۔کیونکہ قوموں پر آنے والی تباہیوں میں یہ کاروباری دھوکے جو ہیں ایک وجہ بن جاتے ہیں۔صحابہ کا طریق یہ تھا کہ بعض دفعہ ایسے موقعے پیدا ہوتے تھے کہ اگر بظاہر گاہک کو مال میں نقص نہ بھی نظر آ رہا ہو تب بھی اپنے مال کے بارہ میں وہ خود بتاتے تھے کہ اس میں یہ یہ نقص ہے تا کہ کسی بھی قسم کا دھوکہ نہ ہو۔عدل کا مَیں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔آخر پہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے کئے گئے اپنے عہد کو پورا کرو۔پہلی باتیں تو معاشرے کی بہتری کے لئے اور ان کے حقوق قائم کرنے کے لئے ہیں۔لیکن ان پر عمل بھی تبھی ہوسکتا ہے جب یہ سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس کا علم وسیع تر ہے۔وہ جانتا ہے کہ کون کس حد تک عہد نبھا رہا ہے۔جب اپنے عہدوں کو اللہ تعالیٰ کی ذات کو سامنے رکھتے ہوئے پورا کرو گے تبھی حقوق اللہ اور حقوق العباد کا صحیح حق ادا کرسکو گے اور جب یہ باتیں تمہیں سمجھ آ جائیں گی تو تبھی سمجھا جائے گا کہ تم نے نصیحت پکڑی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر سختی سے عمل کرنے پر کاربند ہونے کی کوشش کی ہے۔اور دل میں یہ خیال نہ لایا جائے کہ یہ کام میری استعدادوں اور صلاحیتوں سے بالا تر ہے بلکہ ہمیشہ یہ کوشش کرو کہ جو بھی احکامات اللہ تعالیٰ کے ہیں ہماری صلاحیتوں کے اندر ہیں اور ہم نے ان کو بجالانا ہے۔جب ہماری یہ سوچ ہوگی اور اس پر عمل کرنے کی کوشش ہوگی تو ہم اللہ تعالیٰ کے اس وعدے اور اس خوشخبری سے محض اور محض اس کے فضل سے حصہ پانے والے ہوں گے۔ جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ۔اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (الاعراف:43) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ہم ان میں سے کسی جان پر وسعت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالیں گے اور یہی وہ لوگ ہیں جو جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ اُس خدا کے آگے جھکنے والے اور اُس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں جس نے ہماری استعدادوں اور صلاحیتوں کے لحاظ سے ہمیں اعمال بجالانے کا حکم دیا ہے۔جس نے ہم پر ہماری محدود وسعت کے مطابق اعمال کا بوجھ ڈالا ہے لیکن ساتھ ہی اپنی بے کنار اور بے انتہا اور وسیع تر نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے اپنی بخشش کی چادر میں لپیٹنے کی خوشخبری بھی دی ہے۔پس ہمارا فرض ہے کہ اس کی وسیع تر رحمت اور شفقت کی وجہ سے ایمان میں بڑھنے اور نیک اعمال بجالانے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

روزے کے متعلق ضروری معلومات

سوال وجواب کے آئینہ میں

سوال :۔اگرکسی ملک میں ۲۹ تاریخ کومطلع ابرآلود ہونے کی وجہ سے چاندنظر نہ آئے اور کسی اور ملک سے ریڈیو پر یہ اطلاع مل جائے کہ چاندنظرآ گیا ہےتو کیا اوّل الذکر ملک کےلوگ اس رؤیت کی اتباع کرسکتے ہیں؟

جواب: اگرافق اور مطلع میں اتحاد ہوتوایک علاقہ کے لوگ دوسرے علاقہ کی رؤیت پر روزہ افطار کرسکتے ہیں۔ اور عید منا سکتے ہیں۔ رمضان شروع ہونے کا بھی یہی حکم ہے۔دُور کے ممالک جن کا افق یعنی مطلع ایک نہیں اس حکم کے ماتحت نہیں آتے۔اسی طرح بعض اوقات حکومتوں کا اختلاف بھی اثرانداز ہوتا ہے۔ جیسا کہ آگے تفصیلی ذکرآتا ہے۔

علامہ ابن رُشداپنی مشہورکتاب بدایۃ المجتہد میں لکھتے ہیں:۔

هَلْ يَجِبُ عَلَى اَهْلِ بَلَدٍ مَّا اِذَالَمْ يَرَوْهُ اَنْ يَأْ خُذُوْافِيْ ذَالِكَ بِرُؤْيَةِ بَلَدٍ آخَرَامْ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَةٌ فِيْهِ خِلَافٌ رَوَى الْمَدنيُوْنَ عَنْ مَالِكٍ اَنَّ الرُّؤْيَةَ لاَ تَلْزِمُ بِالْخَبَرِ عَبْدَ غَيْرِ اَهْلِ الْبَلَدِ الَّذِىْ وَقَعَتْ فِيْهِ الرُّؤْيَةُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْاِمَامُ يُحْمِلُ النَّاسَ عَلىٰ ذَالِكَ...... وَاَجْمَعُوْا اَنَّهُ لَا يُرَاعِىْ ذَالِكَ فِىْ الْبُلْدَانِ النَّائِيَةِ كَالْاُنْدُلِسِ وَالْحِجَازِ ...... اَمَّا اِنَّ الْبِلَاد اِذَالَمْ تَخْتَلِفْ مُطَالِعُهَا كُلَّ الْاِ خْتِلَافِ فَيَجِبُ اَنْ يُحْمَلَ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ لِاَنَّهَا فِى قِيَاسِ الْاُفُقِ الْوَاحِدِ۔

(بداية المجتهد کتاب الصیام صفحہ ۱۹۷ جلد ۱)

یعنی کیا یہ ضروری ہے کہ اگرایک علاقہ میں چاند دیکھا گیا ہوتو دوسرے علاقہ والے جنہوں نے چاندنہیں دیکھا اس علاقہ کے لوگوں پراعتبارکرکے ان کی پیروی کریں یا یہ ضروری نہیں ؟اس سوال کے مختلف جواب دیئے گئے ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ وغیرہ کہتے ہیں کہ اگر افق ایک ہےتو پیروی ضروری ہے اور اہل مدینہ کی روایت کے مطابق امام مالکؒ کا مسلک یہ ہے کہ ایک افق کی صورت میں بھی پیروی ضروری نہیں۔ ہاں اگراس علاقہ کی مسلمان حکومت ان کی رویت کے مطابق فیصلہ کرے اور اتباع کا حکم دےتو پھر پیروی کرنی چاہئے۔اوراگردونوں علاقے بہت دُور دُور واقع ہوں۔ اس طرح کہ دونوں کے مطالع بکلی مختلف ہوں جیسے حجاز اوراندلس کے مطلع (افق) میں فرق ہےتو پھر ایک علاقہ کےلوگوں کا چاند دیکھنا دوسرے علاقہ والوں پراثرانداز نہیں ہوسکتا اورنہ ہی اس کی پیروی ضروری ہے۔

ایک حدیث (ترمذی کتاب الصوم باب لکل اھل بلد رویتھم صفحہ ۸۷ جلداوّل) میں آتا ہے کہ حضرت کریبؓ ایک دفعہ کسی کام کیلئے شام گئے وہاں انہوں نے جمعرات کو رمضان کا چاند دیکھا۔جب وہ مدینہ واپس آئے تو حضرت ابن عباسؓ نے ان سے پوچھا کہ کب چاند دیکھا انہوں نے کہا جمعرات کو اور وہاں کے لوگوں نے اس کے مطابق روزے رکھے ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہم نے ہفتہ کی رات کو چاند دیکھا تھااور ہم اس کے مطابق اپنے روزے پورے کریں گے۔اس پرحضرت کریبؓ نے کہا کیا حاکمِ وقت حضرت معاویہؓ کا چاند دیکھنا آپ کیلئے کافی نہیں۔حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا ہی حکم ہے۔

(ترمذی کتاب الصیام باب لکل اھلِ بلدٍ رؤیتھم صفحہ ۸۷ جلداوّل)

اس حدیث سے یہی مترشح ہوتا ہے کہ دُور کے ممالک اختلاف مطلع کی بناء پرایک دوسرے کی رویت کے لازماً پابندنہیں ہیں۔ تاہم اگر دونوں علاقوں کے مطالع میں کوئی خاص فرق نہ ہوتو اتحادِافق کی وجہ سے ایک علاقہ کی رویت کادوسرے علاقہ والوں کواعتبار کرنا چاہئے اور اسے تسلیم کرکے اس کے مطابق عمل کرنا چاہئے ۔(ترمذی باب ماجاء فی الصوم بالشہادۃ صفحہ ۸۷/۱، ابن ماجہ کتاب الصوم باب فی الشہادۃ علی رویۃ الہلال صفحہ ۱۱۵)

چاند دیکھنے کی جوخبر مصدقہ اور صحیح ہوخواہ معتبر ریڈیو کے ذریعہ ملے ۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک (معتبراور) جائزالعمل ہے۔

چاند دیکھنے کا غیر طبعی طریق:

سوال : ہوائی جہاز میں بیٹھ کراُوپر جانے والوں کواگر رمضان یاعید کا چاندنظرآ جائےلیکن زمین پر ظاہری آنکھ سے کسی کونظر نہ آئے تو کیا روزہ یاعید ہو جائے گی یانہیں؟

جواب :اس طرح چاند دیکھنے کا شرعاً اعتبار نہیں کیونکہ یہ تکلّف ہے، چاند کا دیکھنا وہی معتبر ہے جو عام آنکھ سے بغیرکسی تکلف یا سائنسی آلہ کی مدد کے دیکھا جائے ۔مطلع ابرآلود ہونے کی صورت میں ماہ رمضان کے روزہ کیلئےایک معتبرآدمی کی یہ گواہی کہ اُس نے چاند دیکھا ہے جائزالتسلیم ہوگی اور عید منانے کیلئے دومعتبر آدمیوں کی گواہی ضروری ہوگی۔ تاہم اس قسم کے معاملات میں جماعتِ مسلمین کے مرکزی نظام کوآخری فیصلہ کا اختیار حاصل ہے۔

سوال : حدیث میں آتا ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ افطار کرو۔کیا اگر چاند سورج ڈوبنے سے پہلے نظر آجائےتوروزہ افطارکرلینا چاہئے؟

جواب :اس حدیث افطار کے معنے یہ ہیں کہ اگر بعد دوپہر سورج ڈوبنے سے پہلے شوال کا چاندنظر آجائے تو لوگ اگلے دن عید الفطر منائیں اورروزہ نہ رکھیں ۔یہ نہیں کہ چاند دیکھتے ہی روزہ کھول دیں بالکل اُسی طرح جس طرح صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ کے معنی ہیں کہ چاندنظر آنے پراگلے دن سے روزے رکھنے شروع کردو یہ نہیں کہ جونہی چاندنظرآئے اُسی وقت سے روزہ شروع کردو۔ کیونکہ روزہ کا وقت خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نفلی طلوع فجر سےلیکرغروب آفتاب تک ہےاس سے کم وقت کا روزہ صحیح روزہ نہیں ہوگا۔

قرآن پاک کی آیت ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ اورآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ متواترہ اسی حقیقت کو ثابت کرتی ہے۔ رہا یہ خیال کہ سورج ڈوبنے سے پہلے جو چاندنظرآجاتا ہےوہ دراصل ایک دن پہلے کا ہے اور یہ دن گویا روزے کا ہے ہی نہیں۔تو اصولاً یہ خیال درست نہیں کیونکہ بعض صورتوں میں چاند پہلی کا ہوتے ہوئےبھی غروبِ آفتاب سے کچھ دیرقبل نظرآسکتا ہے ہاں بعض علماء نے یہ لکھا ہے کہ اگر چانداس دن دوپہر سے پہلےنظرآئے تو پھر چاند دیکھتے ہی روزہ توڑ دینا چاہئے ۔ کیونکہ یہ دراصل یکم شوال یعنی عید کا دن ہوگا۔ ۲۹ یا ۳۰ رمضان کا دن نہ ہوگا۔

حضرت عمرؓ نے عتبہ بن فرقدکوایک خط میں لکھا:۔

۱۔اگرچاند صبح کونظرآئےتوروزہ توڑ دو۔ کیونکہ وہ کل کا ہےاور اگر چاند آخردن میں نظرآئےتواس دن کا روزہ پورا کرلوکیونکہ وہ آنے والی کل کا ہے۔

۲۔ کچھ نئے چاند بڑے ہوتے ہیں اس لئے اگر تم دن میں چاند دیکھوتواس وقت تک روزہ نہ توڑو جب تک دومسلمان گواہی نہ دیں کہ انہوں نے گذشتہ رات چاند دیکھا تھا۔

(حضرت عمرؓ کے سرکاری خطوط از خورشید احمد فاروقی صفحہ ۲۳۶ بحوالہ کنزالعمال صفحہ ۳۲۵ منقول از مصنف ابن ابی شیبہ قلمی صفحہ ۲/۴۲۰)

علّامہ ابن رشد اپنی مشہورکتاب ’’بدایۃ المجتہد‘‘ میں لکھتے ہیں:۔

’’قَالَ اَبُوْيُوْسُفَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالثَّوْرِىُّ وَابْنُ حَبِيْبٍ مِنْ اَصْحَابِ مَالِكٍ اِذَا رُؤِىَ الْهِلَالُ قَبْلَ الزَّوَالِ فَهُوَ لِلَّيْلَةِ الْمَاضِيَةِ وَاِنْ رُؤِىَ بَعْدَ الزَّوَالِ فَهُوَ لِلْاٰتِيَةِ۔ وَرَوَى الثَّورِىُّ اَنَّهٗ بَلَغَ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ اِنَّ قَوْمًا رَأَوُ الْهِلَالَ بَعْدَ الزَّوَالِ فَاَفْطَرُوْا فَكَتَبَ اِلَيْهِمْ يَلُوْمُهُمْ وَقَالَ اِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ نِهَارًا قَبْلَ الزَّوَالِ فَاَفْطِرُوْا وَاِذَارَأَيْتُمُوْهُ بَعْدَ الزَّوَالِ فَلَا تَفْطِرُوْا‘‘

(بدایۃ المجتہد کتاب الصوم صفحہ ۱/۱۹۵)

یعنی حنفیوں میں سے امام ابو یوسفؒ اور مالکیوں میں سے ابن حبیبؒ نیز امام ثوریؒ کا مسلک یہ ہے کہ اگر شوال کا چاند دوپہر سے پہلے (بعض ماہرین ہیئت کی رائے یہ ہے کہ یہ صورت درست نہیں ہے کیونکہ پہلی کا چاند دوپہر سے پہلےنظرنہیں آسکتا۔لیکن محترم مرزا عبد الحق صاحب صدر تدوین فقہ کمیٹی کا بیان ہے کہ ۱۹۴۷ میں خود انہوں نے دس بجے چاند دیکھا۔) نظرآجائے تو روزہ فوراً توڑ دینا چاہئے کیونکہ یہ چاند آنے والی رات کانہیں بلکہ گذشتہ رات کا ہےاور یہ دن یکم شوال کا گذررہا ہے۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک علاقہ کے لوگوں نے دوپہر کے بعد چاند دیکھا اوراسی وقت روزے کھول لئے ۔حضرت عمرؓ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو آپؓ نے انہیں تنبیہہ فرمائی اورلکھا کہ اگر چاند دوپہر سے پہلے دیکھا جائےتو پھرروزہ توڑ دینا چاہئےلیکن اگر دوپہر کے بعدنظرآئےتو پھرروزہ مکمل کرنا چاہئے اورغروب آفتاب کے بعد کھولنا چاہئے۔

سوال :امریکہ کےایک نومسلم نے لکھا’’اس وقت میں روزے رکھ رہا ہوں گو مجھے صحیح علم نہیں کہ رمضان کس تاریخ کوشروع ہوا۔میں نے روزے گذشتہ ماہ کی ۲۱ تاریخ کوشروع کئے تھےاوراس ماہ کی ۲۰ تاریخ تک رکھوں گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس کے جواب میں فرمایا:۔

’’رمضان المبارک ۵/مئی سے ۲/جون تک رہااور ۳ جون کوعید ہوئی لیکن جس شخص کوعلم نہ ہو(کہ رمضان کب شروع ہوا کب ختم ہوا) وہ جس وقت بھی روزے رکھے خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی مقبول ہیں کیونکہ ہمارا خدا ہمارے علم کے مطابق ہم سے مطالبہ کرتا ہے۔ اگروہ اپنے علم کے مطابق ہم سے مطالبہ کرےتو دنیا کا کوئی انسان بھی نجات نہ پائے‘‘۔

(الفضل ۲۸ جولائی ۱۹۵۴)

روزہ اور نیت

سوال: کیا روزہ کیلئے نیت ضروری ہے؟

جواب: حضورؓ نے فرمایا۔

’’روزے کے لئے نیت ضروری ہے۔بغیر نیت کا ثواب نہیں ۔ نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ افق مشرق پر سیاہ دھاری سے سفید دھاری شمالاً جنوباً ظاہرہونے تک کھانا پینا جائز ہے۔اگراپنی طرف سے احتیاط ہواور بعد میں کوئی کہے کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہوگئی تھی تو روزہ ہو جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانا کھانے اور نماز فجر میں ۵۰ آیت پڑھنے تک وقفہ ہوتا تھا‘‘ (الفضل ۲۸ جولائی ۱۹۱۴)

ایک شخص صبح سے شام تک بغیر کچھ کھائے پیئے سویارہا یا کسی کام میں ایسا منہمک ہوا کہ کھانے پینے کی ہوش ہی نہ رہی تواس شخص کے اِس فاقہ کوروزہ سمجھنا درست نہ ہوگا کیونکہ روزہ رکھنے کی اس کی نیت ہی نہ تھی اور نہ ہی اس کا یہ فاقہ اس ارادہ سے تھا کہ اس کا روزہ ہے۔

سوال :۔اگر بوقت سحری روزہ کی نیت نہ تھی لیکن ۱۰ یا ۱۱ بجے دن کے روزہ کاارادہ کرلیا تو کیا اس کا روزہ ہوجائے گا؟۔

جواب :روزہ کی نیت طلوعِ فجر سے پہلے کی جانی چاہئے۔البتہ اگرکوئی عذر ہومثلاً اسے علم نہیں ہوسکا کہ آج سے رمضان شروع ہے یاسو یارہا۔ صبح بیدار

ہونے پر پتہ چلا کہ آج تو روزہ ہے یا کوئی اور اسی قسم کا عذر ہے تو وہ دوپہر سے پہلے پہلے اس دن کے روزہ کی نیت کرسکتا ہے۔ بشرطیکہ اس نے طلوع فجر کے بعد سے کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے:۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ لَمْ يَجْمَعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَاصِيَامَ لَهٗ۔

(نیل الاوطار باب وجوب النیۃ من اللیل صفحہ ۱۹۵/۴ ترمذی کتاب الصوم باب لاصیام لمن لم یعزم من اللیل صفحہ ۱/۹۱) رواہ الخمسۃ۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزہ صرف اُسی شخص کا ہے جس نے فجر سے پہلے پختہ عزم کے ساتھ روزہ کی نیت کرلی ہو۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک اور حدیث ہے کہ:۔

اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ فَاِنْ قَالُوْا لَاقَالَ فَاِنِّى صَائِمٌ۔

(مسلم کتاب الصوم باب جواز صوم النافلۃ بینۃ من النھار صفحہ ۱/۴۸۱)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعض دفعہ گھر تشریف لاتے اور دریافت فرماتے کہ ناشتہ کے لئے کوئی چیز ہے؟ اگر یہ جواب ملتا کہ کچھ نہیں تو آپ فرماتے اچھا آج میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر فجر سے پہلے نیت کرنے میں کوئی عذر ہو تو دن کے وقت بھی روزے کی نیت کی جاسکتی ہے۔ گو حضور علیہ السلام کے یہ روزے نفلی تھے۔ اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ ایک بار دوپہر سے پہلے خبر ملی کہ کل رمضان کا چاند مدینہ کی کسی مضافاتی بستی میں دیکھ لیا گیا تھا۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ کی نیت کرلے اور جس نے کچھ کھا پی لیا ہے وہ بعد میں اس روزہ کی قضاء کرے“

(ابوداؤد کتاب الصیام باب فی شھادۃ الواحد علی رؤیۃ ھلال رمضان صفحہ ۱/۳۲۰)

سوال: (ا) ایک شخص نفلی روزہ کی نیت کرتا ہے لیکن سحری کھانے سے رہ جاتا ہے تو کیا وہ روزہ رکھے؟

(ب) رمضان میں رات کو بیمار تھا۔ صبح سحری کے وقت طبیعت سنبھل گئی تو کیا وہ روزہ رکھے؟

(ج) فرض روزہ کیلئے سحری نہ کھاسکے تو کیا روزہ رکھے؟

جواب: (ا) سحری کھانا مسنون ہے ضروری اور واجب نہیں اس لئے اگر کوئی سحری نہیں کھا سکا تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے یہ نہیں کہ اس کا روزہ ہی نہیں ہوتا۔

(ب) اگر سحری کے وقت طبیعت اچھی ہو تو روزہ رکھنا چاہئے۔ رات سے روزہ کی نیت ہونے کے معنے یہ ہیں کہ طلوع فجر سے پہلے پہلے روزہ رکھنے کا ارادہ کرے۔

سوال: کیا سحری کھانا ضروری ہے؟

جواب: سحری کھائے بغیر روزہ رکھنے میں برکت نہیں ویسے ضرورت اور عذر کی صورت میں سحری کھائے بغیر بھی روزہ رکھنا جائز ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

تَسَحَّرُوْافَاِنَّ فِى السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔

(بخاری کتاب الصوم باب برکۃ السحور من غیر ایجاب الخ صفحہ ۱/۲۵۸)

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

(اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالک صفحہ ۱۵ جلد ۳)

سفیدی میں نیت روزہ

سوال: ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور میں نے کچھ کھا کر روزے کی نیت کی مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہوگئی تھی اب میں کیا کروں؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ایسی حالت میں اس کا روزہ ہوگیا دوبارہ رکھنے کی حاجت نہیں کیونکہ اپنی طرف سے اُس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں۔

(بدر ۴ فروری ۱۹۰۷ء فتاوی“ مسیح موعود صفحہ ۱۹۶)

سوال: قرآن کریم کی آیت ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ میں الیل سے از روئے لغت کیا مُراد ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ کی افطاری کے بارہ میں کیا عمل تھا؟

جواب: لغت میں لیل کے معنی ہیں ”من مغرب الشّمس الی طلوع الشّمس“ یعنی سورج کے غروب ہونے سے لیکر اُس کے طلوع ہونے تک کے وقت کو لیل کہتے ہیں لیکن سنتِ متواترہ اور امّت کے اجتماعی عمل سے یہ امر ظاہر ہے کہ آیت مذکورہ میں ساری رات مُراد نہیں بلکہ اس کا کوئی حصّہ ہے جس میں روزہ کھولنا ہے۔ اب ہم اس حصہ کی تعیین کیلئے قرآنی محاورہ پر غور کرتے ہیں تو یہ رات کا آغاز یعنی سورج کے غروب ہونے کا وقت بنتا ہے کیونکہ الی کا مفہوم یہ ہے کہ روزہ رات آنے تک رکھنا ہے اور اس کے شروع ہوتے ہی افطار کرلینا ہے چنانچہ احادیث بھی اسی مفہوم کی تائید کرتی ہیں۔ بخاری اور مسلم کی حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اِذَا اَقْبَلَ الَّيْلُ وَاَدْبَرَالنَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ“ (بخاری کتاب الصوم باب متی تحل فطر الصائم صفحہ ۱/۲۶۲)

یعنی جونہی مشرق سے رات آئے مغرب کی طرف دن جائے یعنی سورج افق پر غالب ہوجائے تو اسی وقت روزہ دار کو روزہ کھول لینا چاہئے اسی طرح فرمایا: لا يزال النّاس بخير مَّاعَجّلُوا الفطرَ۔ (بخاری باب تعجیل الافطار صفحہ ۱/۲۶۳)

جب تک لوگ روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے اُس وقت تک بہتری اور بھلائی اُن کے ساتھ رہے گی۔ ابن ماجہ کی حدیث ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا یہود و نصاریٰ روزہ افطار کرنے میں دیر کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

(عن ابی ھریرةؓ قال قال رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایزال الناس بخیر ماعجلوا الفطر، عجلوا الفطرفان الیھود یؤخرون۔

(ابن ماجہ کتاب الصوم باب ماجاء فی تعجیل الافطار صفحہ ۱۲۲)

ترمذی کی حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزہ جلدی افطار کرنے کا خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ (ترمذی باب تعجیل الافطار صفحہ ۱/۸۸)

پس یہی سنت متواتر ہے اور اہل سنت والجماعت کے تمام علماء کا اسی کے مطابق عمل ہے۔

سفر میں روزہ کی ممانعت کی وضاحت

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سفر میں روزہ رکھنے کو حکم عدولی قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

”مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا“

حضور علیہ السلام کا یہ فیصلہ آیت قرآنی ”فَعِدَّةٌ مِّنَ اَيَّامٍ اُخَرَ“ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۸۵) پر مبنی ہے اور احادیث نبوی کے مجموعی مفہوم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں رمضان میں روزہ رکھنے والوں کو ”عُصَاة“ قرار دیا ہے۔ جن احادیث سے رخصت معلوم ہوتی ہے امام زہریؒ نے ان احادیث کو پہلے کی قرار دیا ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم کی تصریح ہے۔

(قال الزھری وکان الفطر آخرالامرین وانّمایؤخذ من امر رسُول اللّٰه صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالآخر فالآخر۔ (مسلم ۱/۴۶۴)

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باہر سے آنے والے احمدیوں کیلئے قادیان کو وطن ثانی قرار دیا ہے اس لئے وہ وہاں قیام کے دوران میں رکھ سکتے ہیں اور اگر نہ رکھیں تب بھی جائز ہے۔

۳۔ وطن ثانی کی طرف سفر بھی سفر ہی ہے۔ اس لئے روزہ رکھنا جائز نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افطاری کے وقت سے پہلے قادیان آنے والے روزہ داروں کا روزہ کھلوا دیا تھا۔

۴۔ وہ تمام لوگ جن کی ڈیوٹی ہی سفر سے متعلق ہو جیسے ریلوے گارڈ، ڈرائیور، پائلٹ، سفری ایجنٹ، دیہاتی ہرکارے وغیرہ مقیم کے حکم میں ہوں گے اور رمضان کے روزے رکھیں گے۔

(فیصلہ مجلس افتاء نمبر ۲۶ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۶۷)

حضرت اقدس علیہ السلام نے سفر میں روزہ کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

”اگر ریل کا سفر ہو کوئی تکلیف کسی قسم کی نہ ہو تو رکھ لے ورنہ خدا تعالیٰ کی رخصت سے فائدہ اُٹھائے“

(الحکم ۲۶ دسمبر ۱۹۰۰)ء

سوال: اگر کسی روزہ دار کو سفر کرنے کی ضرورت پیش آئے تو کیا وہ روزہ توڑ سکتا ہے؟

جواب: رمضان کے دنوں میں حتی الوسع سفر سے بچنا چاہئے اور ضرورت کے وقت ہی سفر پر جانا چاہئے۔ کون سا سفر ضروری ہے اس کا فیصلہ خود سفر کرنے والے کی صوابدید پر ہے اور وہی اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہے کوئی دوسرا اس کے متعلق فیصلہ نہیں کرسکتا۔ باقی سفر کوئی سا ہو جب تک وہ جاری ہے اس میں روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔

روزہ رکھ کر سفر شروع کرنا:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:۔

”سفر کے متعلق میرا عقیدہ اور خیال یہی ہے ممکن ہے بعض فقہاء کو اس سے اختلاف ہو کہ جو سفر سحری کے بعد شروع ہو کر شام کو ختم ہوجائے وہ روزہ کے لحاظ سے سفر نہیں۔ سفر میں روزہ رکھنے سے شریعت روکتی ہے مگر روزہ میں سفر کرنے سے نہیں روکتی۔ پس جو سفر روزہ رکھنے کے بعد شروع ہو کر افطاری سے پہلے ہوجائے وہ روزہ کے لحاظ سے سفر نہیں۔ روزہ میں سفر ہے سفر میں روزہ نہیں“ (الفضل ۲۵ ستمبر ۱۹۴۲)

سوال: بحالتِ سفر روزہ رکھا جاسکتا ہے یا نہیں۔ نیز کتنے میل تک کا سفر ہو جس میں روزہ نہیں رکھنا چاہئے؟

جواب: سفر میں رمضان کا روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔ البتہ رمضان کے احترام میں برسرعام کھانے پینے سے احتراز کرنا مستحسن ہے۔ سفر اور اس کی مسافت کی کوئی شرعی حد اور تعریف مقرر نہیں اسے انسان کی اپنی تمیز اور قوتِ فیصلہ پر رہنے دیا گیا ہے۔

خلاصہ: سفر میں روزے کی چار صورتیں ہوسکتی ہیں۔

۱۔ اگر سفر جاری ہو یعنی پیدل یا سواری پر۔ اور چلتا چلا جارہا ہو تو روزہ نہ رکھا جائے۔ کیونکہ اس صورت میں روزہ چھوڑنا ضروری ہے۔

۲۔ اگر سفر کے دوران کسی جگہ رات کو ٹھہرنا ہے اور سہولت میسّر ہے تو روزہ رکھا جاسکتا ہے یعنی روزہ رکھنے اور نہ رکھنے دونوں کی اجازت ہے۔ جبکہ دن بھر

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

وہاں قیام ہے۔

۳۔سحری کھانے کے بعد گھر سے سفر شروع ہو اور افطاری سے پہلے پہلے سفر ختم ہو جائے یعنی گھر واپس آجانے کا ظن غالب ہو تو روزہ رکھ سکتا ہے۔

۴۔اگر کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنا ہے تو وہاں سحری کا انتظام کیا جائے اور روزہ رکھا جائے۔

بیمار اور مسافر

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:۔

''جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہِ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے اور اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی شخص نجات حاصل نہیں کرسکتا۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا''

(بدر ۱۷؍اکتوبر ۱۹۰۷ء)

روزہ رکھنے کی عمر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

''کئی ہیں جو چھوٹے بچوں سے بھی روزہ رکھواتے ہیں۔ حالانکہ ہر ایک فرض اور حکم کے لئے الگ الگ حدیں اور الگ الگ وقت ہوتا ہے۔ ہمارے نزدیک بعض احکام کا زمانہ چار سال کی عمر سے شروع ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ سات سال سے بارہ سال تک ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ ۱۵ سے ۱۸ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے میرے نزدیک روزوں کا حکم ۱۵ سے ۱۸ سال تک کی عمر کے بچے پر عائد ہوتا ہے اور یہی بلوغت کی حد ہے۔ ۱۵ سال کی عمر سے روزہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہئے اور ۱۸ سال کی عمر میں روزے فرض سمجھنے چاہئیں۔ مجھے یاد ہے جب ہم چھوٹے تھے ہمیں بھی روزہ رکھنے کا شوق ہوتا تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں روزہ نہیں رکھنے دیتے تھے اور بجائے اس کے کہ ہمیں روزہ رکھنے کے متعلق کسی قسم کی تحریک کرنا پسند کریں ہمیشہ ہم پر رعب ڈالتے تھے۔ تو بچوں کی صحت کو قائم رکھنے اور اُن کی قوت کو بڑھانے کیلئے روزہ رکھنے سے انہیں روکنا چاہئے۔ اس کے بعد جب ان کا وہ زمانہ آجائے جب وہ اپنی قوت کو پہنچ جائیں جو ۱۵ سال کی عمر کا زمانہ ہے تو پھر ان سے روزے رکھوائے جائیں اور وہ بھی آہستگی کے ساتھ۔ پہلے سال جتنے رکھیں دوسرے سال ان سے کچھ زیادہ اور تیسرے سال اس سے زیادہ رکھوائے جائیں۔ اس طرح بتدریج ان کو روزہ کا عادی بنایا جائے''

(الفضل ۱۱؍اپریل ۱۹۳۵ء)

''بوڑھا جس کے قویٰ مضمحل ہو چکے ہیں اور روزہ اسے زندگی کے باقی اشغال سے محروم کر دیتا ہے اس کیلئے روزہ رکھنا نیکی نہیں۔ پھر وہ بچہ جس کے قویٰ نشوونما پا رہے ہیں اور آئندہ ۵۰۔۶۰ سال کیلئے طاقت کا ذخیرہ جمع کر رہے ہیں اس کیلئے بھی روزہ رکھنا نیکی نہیں ہوسکتا۔ مگر جس میں طاقت ہے اور جو رمضان کا مخاطب ہے وہ اگر روزہ نہیں رکھتا تو گناہ کا مرتکب ہے''

(الفضل ۲؍فروری ۱۹۳۵ء)

مرضعہ، حاملہ، بچہ اور طالب علم

''قرآن میں صرف بیمار اور مسافر کیلئے روزہ نہ رکھنے کی وضاحت ہے۔ دودھ پلانے والی عورت اور حاملہ کیلئے کوئی ایسا حکم نہیں مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بیمار کی حد میں رکھا ہے۔ اسی طرح وہ بچے بھی بیمار کی حد میں ہیں جن کے اجسام ابھی نشوونما پا رہے ہیں یا کمزور صحت کے ساتھ جو امتحان کی تیاری میں بھی مصروف ہیں۔ اُن دنوں اُن کے دماغ پر اس قدر بوجھ ہوتا ہے کہ بعض پاگل ہو جاتے ہیں۔ کئی ایک کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ پس اس سے کیا فائدہ ہے کہ ایک بار روزہ رکھ لیا اور پھر ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے''۔

(الفضل جلد ۱۸۔ نمبر ۸۸ صفحہ ۳۱۔۳۰)

سوال: طالب علم جو امتحان کی تیاری میں مصروف ہے اس کیلئے روزہ رکھنے کی کیا ہدایت ہے؟

جواب: روزہ کی وجہ سے روزمرہ کی مصروفیات کو ترک کرنے کا ہمیں حکم نہیں دیا گیا اس لئے روزمرہ کے کام کی وجہ سے اگر ایک انسان کے لئے روزہ ناقابل برداشت ہے تو وہ مریض کے حکم میں ہے لیکن اس بارہ میں کلیۃً وہ اپنے اقدام کا خود ذمہ دار ہوگا اور اس سے اس کی نیت اور حالت کے مطابق اللہ تعالیٰ سلوک کرے گا۔ گویا اپنے حالات کے بارہ میں فیصلہ دینے میں انسان آپ مفتی ہے۔

جو شخص روزہ رکھنے سے بیمار ہو جاتا ہے خواہ وہ پہلے بیمار نہ ہو اس کے لئے روزہ معاف ہے۔ اگر اس کی حالت ہمیشہ ایسی رہتی ہو تو کبھی اُس پر روزہ واجب نہ ہوگا۔ اور اگر کسی موسم میں ایسی حالت ہو تو دوسرے وقت میں رکھ لے۔ ہاں تقویٰ سے کام لے کر خود سوچ لے کہ صرف عذر نہ ہو بلکہ حقیقی بیمار ہو''

(الفضل ۲۲ مئی ۱۹۲۲)

سوال: بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جبکہ کام کی کثرت ہوتی ہے۔ مثلاً تخم ریزی کرنا یا فصل کاٹنا ہے اسی طرح مزدور جن کا گذارہ مزدوری پر ہے ان سب سے روزہ نہیں رکھا جاتا۔ ان کی نسبت کیا ارشاد ہے؟

جواب: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ''۔ یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ وطہارت سے اپنی حالت سوچ لے اگر کوئی اپنی جگہ مزدور رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے کہ پھر جب یُسر ہو رکھ لے اور عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ کی نسبت فرمایا کہ معنے یہ ہیں کہ جو طاقت نہیں رکھتے''

(بدر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء)

ایک دوست نے حضرت صاحب سے ذیابطیس کی بیماری میں روزہ کے متعلق دریافت کیا تو اس کے جواب میں آپؑ نے فرمایا ''بیماری میں روزہ جائز نہیں اور ذیابطیس کیلئے تو بہت ہی مضر ہے''

(الفضل ۱۵؍جولائی ۱۹۱۵ء)

بعض پرانی بیماریاں

بعض بیماریاں ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں انسان سارے کام کر لیتا ہے مثلاً پرانی بیماریاں ہیں۔ اُن میں انسان سب کام کرتا رہتا ہے ایسا شخص بیمار نہیں سمجھا جاتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک دفعہ یہ فتویٰ پوچھا گیا کہ کیا اس ملازم کا سفر شمار کیا جائے گا جو ملازم ہونے کی وجہ سے سفر کرتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا:

''اس کا سفر سفر نہیں گنا جاسکتا۔ اس کا سفر تو ملازمت کا ایک حصہ ہے۔ اِسی طرح بعض ایسی بیماریاں ہوتی ہیں جن میں انسان سارے کام کرتا رہتا ہے۔ فوجیوں میں بھی ایسے ہوتے ہیں جو ان بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں مگر وہ سارے کام کرتے رہتے ہیں۔ چند دن پیچش ہو جاتی ہے مگر اس وجہ سے وہ ہمیشہ کیلئے کام کرنا نہیں چھوڑ دیتے۔ پس اگر دوسرے کاموں کیلئے وقت نکل آتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ایسا مریض روزے نہ رکھ سکے اس قسم کے بہانے محض اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ ایسے لوگ دراصل روزہ رکھنے کے خلاف ہوتے ہیں۔ بیشک یہ قرآنی حکم ہے کہ سفر کی حالت میں اور اِسی طرح بیماری کی حالت میں روزے نہیں رکھنے چاہئیں۔ اور ہم اس پر زور دیتے ہیں تا قرآنی حکم کی ہتک نہ ہو مگر اس بہانہ سے فائدہ اٹھا کر جو لوگ روزہ رکھ سکتے ہیں اور پھر وہ روزہ نہیں رکھتے یا ان سے کچھ روزے رہ گئے ہیں اور وہ کوشش کرتے تو انہیں پورا کرسکتے تھے لیکن ان کو پورا کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو وہ ایسے ہی گنہگار ہیں جس طرح وہ گنہگار ہے جو بلا عذر رمضان کے روزے نہیں رکھتا۔ اس لئے ہر احمدی کو چاہئے کہ جتنے روزے اس نے غفلت یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے نہیں رکھے وہ انہیں بعد میں پورا کرے۔

بعض فقہاء کا خیال ہے کہ پچھلے سال کے چھوٹے ہوئے روزے دوسرے سال نہیں رکھ سکتے۔ (بدایۃ المجتہد صفحہ ۲۰۶) لیکن میرے نزدیک اگر کوئی لاعلمی کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکا تو لاعلمی معاف ہوسکتی ہے ہاں اگر اس نے دیدہ دانستہ روزے نہیں رکھے تو پھر قضاء نہیں۔ جیسے جان بوجھ کر چھوڑی ہوئی نماز کی قضاء نہیں لیکن اگر اُس نے بھول کر روزے نہیں رکھے یا اجتہادی غلطی کی بناء پر اس نے روزے نہیں رکھے تو میرے نزدیک وہ دوبارہ رکھ سکتا ہے''۔

(الفضل ۱۶ اگست ۱۹۴۸ء)

فدیہ توفیق روزہ کا موجب ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''ایک بار میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے تو معلوم ہوا یہ اس لئے کہ اس سے روزہ کی توفیق ملتی ہے۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئی خدا ہی سے طلب کرنی چاہئے وہ قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ عطا کرسکتا ہے۔ اسلئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہوں تو دُعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کرسکوں یا نہ کرسکوں اس لئے اس سے توفیق طلب کرے، مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخشے گا اگر خدا چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں بھی کوئی قید نہ رکھتا مگر اُس نے قیدیں بھلائی کے لئے رکھی ہیں میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینے میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اُسے محروم نہیں رکھتا اور اسی حالت میں اگر رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہو جاتی ہے کیونکہ ہر کام کا مدار نیت پر ہے مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے۔ جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اس کا دل اس بات کیلئے گریاں ہے تو فرشتے اس کیلئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ ہرگز اُسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے۔ اگر کسی شخص پر اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے، کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو خود اپنے اُوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور اس کا منتظر ہی تھا کہ آوے اور روزے رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔ اس دُنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اہل دنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں لیکن وہ خدا کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ تکلف کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اس کی رُو سے ساری عمر بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے خدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا اُسے اصل ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شئے ہے'' (فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۷۵)

(ماخوذ از فقہ احمدیہ حصہ اوّل)

☆☆☆

☆☆☆☆

ادارہ بدر کی جانب سے تمام قارئین کی خدمت میں

مقدس ماہ ''رمضان المبارک'' کی مبارکباد!

بھارت کی مختلف جماعتوں میں ہفتہ قرآن مجید کا بابرکت انعقاد

سرکل پٹیالہ :سرکل پٹیالہ کی مندرجہ ذیل جماعتوں میں ہفتہ قرآن مجید مورخہ یکم جولائی تا سات جولائی منایا گیا جس میں معلمین کرام کی طرف سے قرآن پاک کی اہمیت ،فضیلت و برکات نیز دیگر کتب سماوی پرفوقیت کے موضوع پر روشنی ڈالی جاتی رہی ۔جماعت احمدیہ سرہند۔بیرامپور۔جھنڈیاں ۔ریل ماجرا۔شمس پور۔

(نذیر احمد مشتاق ۔سرکل انچارج پٹیالہ)

لجنہ اماء اللہ سورب (کرناٹک) الحمد للہ امسال بھی لجنہ اماء اللہ کے تحت ہفتہ قرآن مجید منانے کی سورب جماعت کو توفیق ملی ۔یکم جولائی تا سات جولائی محترم مسرت زرین صدر لجنہ اماء اللہ مقامی کی زیر صدارت اجلاس ہوتے رہے ۔ پہلے دن مسجد احمدیہ میں جلسہ ہوا۔ باقی کے اجلاس عہدیداروں نے اپنے اپنے گھروں میں رکھے۔ بارش کے باوجود ممبرات چھوٹے بچوں کولیکر وقت پر حاضر ہوتی رہیں ۔اس ہفتہ قرآن مجید میں قرآن مجید کی شان میں نظمیں اور مضامین پڑھے گئے ۔اس کے علاوہ ہر روز سیکرٹری تربیت اپنا پروگرام پیش کرتی رہیں ۔جس میں قرآن مجید کے متعلق اشعار ممبرات نے زبانی ترنم سے پڑھے ۔ بیعت بازی رکھی گئی کوئز پروگرام ہوا۔قرآن مجید کے الفاظ معنے پوچھے گئے ۔فی البدیہہ تقاریر کے لئے مختلف عنوانات ممبرات کو دیئے گئے ہر پروگرام میں ممبرات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔سارا ہفتہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا گذرا۔صدر صاحب نے بھی اپنے خطاب سے نوازا ممبرات میں بھی کافی بیداری آئی ۔ ہر پروگرام میں ناصرات ۔اسکول سے آتے ہی اجلاس میں شریک ہوتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے ۔اور قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے ۔آمین۔ (امۃ الرقیب، جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سورب کرناٹک)

رشی نگر:۔جماعت احمدیہ رشی نگر کے دو حلقہ جات میں ہفتہ قرآن منایا گیا دونوں مساجد یعنی جامع مسجد اور مسجد نور میں مورخہ ۳ جولائی تا ۹ جولائی ہر روز بعد نماز مغرب تا عشاء مختلف عناوین پر روشنی ڈالی گئی ۱۱ جولائی کو جامع مسجد رشی نگر میں بعد نماز مغرب محترم صدر صاحب کی زیر صدارت آخری اجلاس منعقد کیا گیا جس میں تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے قرآن مجید کی برکات پر روشنی ڈالی ۔صدارتی خطاب کے بعد دعا ہوئی ۔ جامع مسجد رشی نگر میں مندرجہ ذیل افراد نے ہفتہ قرآن میں تقریریں کیں ۔خاکسار محمد مقبول حامد مربی سلسلہ ،مکرم عبد الحمید گنائی زعیم انصار اللہ ۔مکرم عاشق حسین گنائی مبلغ سلسلہ ۔مکرم مولوی ایاض رشید عادل صاحب ۔مکرم بلال احمد گنائی صاحب ۔مکرم عاشق حسین گنائی ابن محمد رفیق صاحب ۔مسجد نور رشی نگر میں مندرجہ ذیل افراد نے ہفتہ قرآن میں تقاریر کیں ۔مکرم ریاض احمد رضوان معلم سلسلہ ۔مکرم الحاج عبد السلام لون قاضی سلسلہ ۔محمد حسین پڈر صاحب ۔ بلال احمد آہنگر متعلم جامعہ احمدیہ ۔رئیس احمد پڈر صاحب ۔فیاض احمد پڈر صاحب ۔ (محمد مقبول حامد مربی سلسلہ رشی نگر)

گجرات: یکم جولائی تا سات جولائی صوبہ گجرات کی مندرجہ ذیل جماعتوں نے ہفتہ قرآن مجید منایا جس میں مبلغین و معلمین کرام نے پروگرام ترتیب دئے اور تقاریر کیں ۔ جماعت احمدیہ گولیند پورہ ،جیتلا واڑی ، نانی کشور ، مولی ، پوئیڈا ، احمد آباد ، آنند ، واگینہ ، واسنہ ، گبانہ ، ملوینٹرا ۔ ڈوگڈول ۔ شیرہ ۔ نگن بدر ۔ آدلی پور ۔ نگارکہ ، ڈابیلی ۔گنیش نگر ۔ شہنائی ۔ کارگو ۔ واپی ۔ راجپلا ۔ نوشہری ۔ رامنگر ۔ مور باولہ ۔ سروترا ۔ سرونرا گانوں ۔ احمد آباد ۲ ۔ ہڑتا ۔ دھنیرا ۔ بھوج ۔ موٹی باندرا ۔ تھانہ پیپلی ۔ برل مارکیٹ اور امیر گڑھی ۔ان تمام جماعتوں میں مجموعی طور پر تقریباً پچیس صد افراد کو قرآن کریم کے بارے میں سمجھایا گیا اور قرآن مجید پڑھایا بھی گیا نیز قرآن کریم پڑھنے اور سیکھنے پر خاص زور دیا گیا ۔ جلسے بھی کئے گئے علمی مقابلہ جات سے بھی کروائے گئے ۔خاص کر احمد آباد مشن میں ۵ جولائی کو مکرم سید نعیم احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا جس میں یکصد کے قریب افراد شامل ہوئے ۔ مکرم شیخ مہرن اور خاکسار نے تقریر کی ۔عورتوں کے لئے پردے کا انتظام تھا ۔دوران جلسہ مہمانوں کی تواضع کی گئی دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا ۔ (فضل الرحمٰن بھٹی مبلغ انچارج صوبہ گجرات)

چھٹا صوبائی اجتماع مجلس انصار اللہ بہار

۲۱ جولائی کو چھٹا صوبائی اجتماع مجلس انصار اللہ صوبہ بہار (زون بھاگلپور) بمقام مسجد احمدیہ بھاگلپور منعقد ہوا۔اجتماع کی کاروائی کا آغاز صبح دس بجے مکرم سید مسعود عالم صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت کیا گیا۔ مکرم مولوی طاہر الاختر صاحب سرکل انچارج کشن گنج کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی حبیب احمد صاحب معلم وقف جدید نے منظوم کلام سنایا ۔خاکسار نے منظوم کلام سے قبل عہد مجلس انصار اللہ و عہد وفاء خلافت دہرایا ۔ بعدہ محترم مولانا شیخ ہارون رشید صاحب مبلغ انچارج صوبہ بہار ،سید عبد الباقی صاحب اور خاکسار نے تقریر کی ۔صدراتی خطاب اور دُعا کے بعد انصار کے دینی مقابلہ جات ہوئے ۔دو پہر اڑھائی بجے سے چار بجے تک ورزشی مقابلہ جات ہوئے ۔

اختتامی تقریب زیر صدارت خاکسار منعقد ہوئی جس میں مکرم مولوی تمیز الدین صاحب معلم کی تلاوت قرآن مجید مکرم سید ابو الفضل صاحب برہ پورہ کی نظم خوانی کے بعد ڈاکٹر انور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ خانپور ملکی نے شکریہ احباب پیش کیا اور مکرم سید عبد الفہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ۔صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد انعامات تقسیم کئے گئے ۔ بفضلہ تعالیٰ اس اجتماع میں مجلس انصار اللہ بھاگلپور ، برہ پورہ ، خانپور ملکی ، مونگیر ، پورنیہ ، کپٹا ، کجرا ، اور بانکا کے ۸۰ انصار شامل ہوئے ۔

مکرم سید عبد الباقی صاحب کے تعاون سے میڈیا اور اخبار کے نمائندے حاضر ہوئے اور ہمارے پروگرام کی کوریج کی اور رات کی دس خبروں میں نشر کیا گیا ۔جس میں ای ٹی وی بہار ، اور سہارا ٹی وی نے اچھی کوریج دی ۔علاوہ ازیں اگلے روز کے اخباروں سہارا ، رینک جاگرن ، رنگ بھارت ، نئی بات اور ہندوستان ، پربھات خبر نے خبریں شائع کیں ۔اجتماع میں انصار کے ناشتہ اور دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا ۔

(سید عبد النقی ناظم انصار اللہ صوبہ بہار)

ریل ماجرا اور جاگو سرکل پٹیالہ میں تربیتی کیمپ نومبائعین

سرکل پٹیالہ میں دو مقامات پر ہفت کیمپ میں نماز ،قرآن مجید نیز دیگر دینی معلومات حضرت امام مہدیؑ کی آمد اور جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی خدمات ۔اسلام پر تفصیل کے ساتھ جوابات بھی دیئے ۔

☆...... جماعت احمدیہ ریل ماجرا میں مکرم مولوی صباح الدین صاحب ۔مکرم بشیر احمد صاحب معلم ،مکرم وسیم احمد صاحب ندیم معلم ،مکرم عبد الرشید صاحب معلم نے نومبائعین کی تعلیم و تربیت کے فرائض سر انجام دیئے ۔ جماعت احمدیہ ریل ماجرا میں علاقہ روپڑ کی جماعتوں سے ۳۹ نومبائعین نے شمولیت اختیار کی اور اس کیمپ سے استفادہ حاصل کیا ۔

☆...... جماعت احمدیہ جاگو میں علاقہ پٹیالہ سے مجموعی طور پر ۸۹ نومبائعین افراد نے ہفت روزہ تربیتی کیمپ میں حصہ لیا جہاں مکرم خلیل احمد صاحب نیاز معلم ،مکرم ظہیر احمد صاحب معلم ،مکرم محمد تاج صاحب معلم ،مکرم فرید احمد صاحب معلم مکرم جاوید اقبال صاحب معلم ، نے نومبائعین کی تعلیم و تربیت کا فریضہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ علمی تقاریر کیں ۔ ہر دو مقامات پر منعقد ہونے والے ہفت روزہ تربیتی کیمپ کی خبر دینک جاگرن ۔اجیت پنجابی مورخہ ۲۵ جولائی میں شائع ہوئی ۔ ہر دو مقامات پر خاکسار نے جماعت اور خلافت احمدیہ کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی اور افراد جماعت کو نظام جماعت کے ساتھ مضبوطی کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی ۔ (نذیر احمد مشتاق ۔سرکل انچارج پٹیالہ)

کوتھ پلی آندھرا میں تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۰/جولائی کو جماعت احمدیہ کوتھ پلّی نے بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین و نگران تربیت نومبائعین صوبہ آندھرا ایک اجلاس منعقد کیا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم سرکل انچارج صاحب ویسٹ گوداوری نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بتاتے ہوئے نماز کی پابندی کی طرف توجہ دلائی بعدہ صدر اجلاس نے آج کل کے مسلمانوں کی ایمانی حالت اور افراد جماعت احمدیہ کی خوش بختی کا ذکر کرتے ہوئے عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ۔آپ نے تعلیم القرآن اور مقامی معلم سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی تلقین کی ۔صدراتی تقریر کا ترجمہ مقامی زبان تلگو میں خاکسار نے کیا بعدہ خاکسار نے سب کا شکریہ ادا کیا ۔دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا ۔

(محمد جاوید احمد معلم سلسلہ کوتھ پلی ۔ویسٹ گوداوری ۔آندھرا)

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471,2237-8468

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم
وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN
M/S ALLADIN BUILDERS
Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman
Contact : Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396
Emal: khalid@alladinbuilders.com
Please visit us at : www.alladinbuilders.com

خدام الاحمدیہ راجوری زون کی پانچ مجالس کا تربیتی دورہ

مکرم قائد علاقائی زون راجوری نے خدام الاحمدیہ کی پانچ جماعتوں ہموسان، راجوری، کالا بن لوہارکہ، دھری رلیوٹ، کا تربیتی دورہ کیا۔ جس میں مجلس کے کاموں میں مزید بہتری پیدا کرنے کیلئے ضروری امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اس طرح ان مجالس کے قائدین اور مجالس عاملہ کے ساتھ بھی میٹنگ ہوئی۔ مورخہ ۱۴ جون کو چار بجے شام مکرم محمد اسماعیل طاہر صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر صدارت کالا بن میں تمام قائدین اور زونل ممبران مجلس خدام الاحمدیہ کی ایک میٹنگ ہوئی، محترم صدر صاحب نے مجلس کی ذمہ داری اور اپنی اپنی مجلس کو فعال بنانیکی طرف توجہ دلائی گئی۔ اسی طرح سالانہ اجتماع کے بارے میں بھی ہدایات دیں۔ میٹنگ میں زون سے آئے ہوئے بیس ممبران نے شمولیت کی۔ (الطاف حسین نائیک مبلغ سلسلہ دہری رلیوٹ)

سونگھڑہ میں انصار اللہ کا تربیتی اجلاس

۲۹ / جون کو مجلس انصار اللہ سونگھڑہ کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی اجلاس محترم میر عبد الرحیم صاحب زعیم مجلس انصار اللہ زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم میر کمال الدین صاحب منتظم تبلیغ و تربیت نے تربیت اولاد کے موضوع پر، مکرم سید انوار الدین صاحب منتظم عمومی نے حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم اور ہماری ذمہ داری کے عنوان پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ بخیر خوبی انجام پذیر ہوا۔ محترم زعیم صاحب سونگھڑہ نے تمام حاضرین جلسہ کی چائے اور ناشتہ سے تواضع کی۔

(سید انوار الدین احمد نمائندہ بدر سونگھڑہ)

موگرال میں مجلس انصار اللہ کا ماہانہ تربیتی اجلاس

۱۸ / جون کو مجلس انصار اللہ موگرال کا ماہانہ تربیتی جلسہ مسجد صدیق میں بعد نماز مغرب و عشاء خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، احادیث ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور نظم خوانی کے بعد مکرم نعیم احمد صاحب نے جناب رحیم صاحب معلم سلسلہ، جناب عبد الغنی صاحب نے تقریر کی۔ آخر میں خاکسار نے نماز کی اہمیت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ دُعا کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجلاس ختم ہوا۔

موگرال میں مجلس خدام الاحمدیہ کیرلہ نارتھ علاقہ کے اجتماع کا انعقاد

بتاریخ ۲۶ تا ۲۸ جون موگرال میں گورنمنٹ ہائر سیکنڈری اسکول میں مجلس خدام الاحمدیہ نارتھ علاقہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ محترم مولوی اسماعیل صاحب طاہر صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مکرم جناب ناظر صاحب تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ قائد علاقہ مکرم شمیم احمد صاحب اجتماع میں شریک تھے تقریباً چار صد خدام اجتماع میں بھی شریک ہوئے۔ جملہ ممبران انصار اللہ نے بھی تعاون کیا اور سبھی پروگرام میں شریک ہوئے۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت زعیم مجلس انصار اللہ موگرال نے کی۔ (صدیق اشرف علی زعیم مجلس انصار اللہ موگرال)

ممبئی میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۲۸ / جون کو بعد نماز عصر احمدیہ مسلم مشن ممبئی میں جلسہ سیرت النبی ﷺ زیر صدارت مکرم سید شکیل احمد صاحب زعیم انصار اللہ ممبئی منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد بشیر صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی، خاکسار مولوی شیخ اسحاق مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ نماز کے بعد حاضرین جلسہ کی تواضع کی گئی جلسہ میں کثرت سے انصار، خدام، اطفال لجنہ و ناصرات نے شرکت کی۔ (شیخ اسحاق احمد۔ مبلغ انچارج ممبئی)

☆☆☆☆

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

”اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں“

اعلان منجانب نظارت تعلیم قادیان

تمام صوبائی و زونل امراء کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ مذکورہ تفصیل دفتر ہذا میں جلد از جلد بھجوائیں، عین نوازش ہوگی۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

۱۔ ایسے طلباء طالبات جنہوں نے دسویں یا بارھویں جماعت میں 80 فیصد سے زائد نمبرات حاصل کئے ہیں وہ اپنے قیمتی مشورہ جات نظارت میں لکھ کر بھجوائیں کہ کس طرح سے اُنہوں نے اپنے سالانہ امتحان کی تیاری کی تھی۔ اُن کا ٹائم ٹیبل کیسا تھا، اس کے علاوہ جن کتب کا وہ مطالعہ کرتے تھے جن Magzines کے ذریعہ وہ اپنے آپ کو update رکھتے ہیں ان کے نام بھی لکھ کر بھجوائے جا سکتے ہیں۔

۲۔ ایسے طلباء طالبات جو اس وقت IIT's میں زیر تعلیم ہیں یا پھر IIM's میں زیر تعلیم ہیں یا پھر کسی National Level کا انٹرینس ٹیسٹ دے کر سیٹ حاصل کر چکے ہیں وہ بھی اپنے قیمتی مشورہ جات دفتر ہذا میں لکھ کو بھجوائیں کہ کس طرح سے اُنہوں نے امتحانات کی تیاری کی تھی اور ان کا پڑھائی کرنے کا طریق کار کیسا تھا، اپنے اوقات کا استعمال کیسے کرتے تھے، اور کس چیز نے اُن کو Motivate کیا جس کی وجہ سے انکا ٹیسٹ با آسانی کلیر ہو گیا۔

۳۔ ایسے طلباء طالبات جنہوں نے B.A/B.Sc/ B.Com / B.Arch/B.Tech یا پھر اگر اور کوئی بیچلر کی ڈگری میں 80% سے زائد نمبرات حاصل کئے ہوں تو وہ بھی اپنے مشورہ جات نظارت میں لکھ کر ضرور بھجوائیں۔

۴۔ ایسے طلباء طالبات جنہوں نے M.A/M.Sc, M.com M.E/M. Tech M.Arch یا پھر اگر اور کوئی ماسٹر کی ڈگری میں 80 فیصد سے زائد نمبرات حاصل کئے ہوں تو وہ بھی اپنے مشورہ جات نظارت میں ضرور لکھ کر بھجوائیں۔

۵۔ ایسے طلباء طالبات جنہوں نے PMT (Pre Medical Test) میں نمایاں رینک حاصل کیا ہو اور پھر کسی اچھے Medical College میں گورنمنٹ سیٹ MBBS/BDS میں حاصل کی ہو وہ بھی اپنے قیمتی مشورہ جات لکھ کر ضرور نظارت میں بھجوائیں کہ انہوں نے کس طرح امتحانات کی تیاری کی تھی۔

(ناظر تعلیم۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اعلان نکاح

عزیزم فرید الدین شمس مبلغ سلسلہ ابن محترم مولانا حمید الدین صاحب شمسؔ مرحوم قادیان کا نکاح عزیزہ صبیحہ رشید صاحبہ بنت محترم الحاج رشید الدین صاحب پاشا، صدر عمومی قادیان کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۸ / اگست ۲۰۰۹ء کو بعد نماز عصر مسجد فضل لندن میں پڑھا۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر، دو صد روپے۔ (شمس الدین مبلغ سلسلہ کبابیر)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!

الفضل جیولرز

پتہ : صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان

طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللہ بکافٍ عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

بقیہ خلاصہ خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ از صفحہ ۱۶

جماعت کے لئے ہمارے دلوں میں ہے، جس کی وجہ ان کی برطانیہ کی روزمرہ زندگی میں خدمات ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ تقریب کے بعد وہ حضور انور کو پارلیمنٹ کے ایوانوں کا دورہ کروائیں گی تا کہ حضور مشاہدہ کر سکیں کہ کن جگہوں پر ہم پارلیمانی کاموں میں وقت گزارتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے وزارت خارجہ کی وزیر محترمہ Gillan Merron کو تقریر کی دعوت دیتے ہوئے ان کی آمد کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ وزارت خارجہ کے ہم نہایت ممنون ہیں کہ وہ دنیا میں ناانصافیوں کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کو دنیا میں آئے دن بعض ممالک میں ناانصافیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وزارت خارجہ کے کام میں مساوی انسانی حقوق اور آزادی کا قیام بہت اہم اور کلیدی کام ہے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ امر نہایت خوشی کا باعث ہے کہ وزارت خارجہ کی وزیر ہم میں موجود ہیں۔

محترمہ Gillan Merron وزارت خارجہ کی منسٹر کی تقریر

محترمہ Gillan Merron نے وزارت خارجہ

مل کر یہ کوشش کرتے ہیں کہ دنیا بھر میں جہاں بھی انسان آباد ہیں ان کے معیار زندگی کو بہتر بنایا جائے۔ رواداری، مساوی حقوق، سب کے لئے یکساں ترقی کے مواقع فراہم کرنا، یہ وہ مرکزی میدان ہیں جن میں ہم اپنی کوششیں جاری رکھیں گے۔

انہوں نے بتایا کہ گزشتہ ہفتہ ہی ایک کمیٹی کے تبادلہ خیال کی مجالس انہوں نے مکمل کروائی ہیں وہاں جو موضوع زیر بحث لائے گئے وہ عوام کی خود اختیار حکومت اور مساوی انسانی حقوق کا قیام تھے۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے کمیٹی میں بھی یہ بات کہی تھی کہ ہمارا نصب العین انسانی حقوق کی برابری کے حصول کے لئے کوشاں رہنا ہے۔ صرف اس لئے نہیں کہ اس میں ہمارا مفاد ہے بلکہ اس لئے کہ یہ عقلمندی کا تقاضا ہے اور یہ حق بات اور درست راستہ ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ انہوں نے کمیٹی میں خراج تحسین پیش کیا تھا ان افراد کو اور ان گروہوں کو جو مظالم اور ناانصافیوں کے سامنے نہایت مشکل اور خطرناک حالات میں ثبات قدم کے ساتھ ڈٹے رہتے ہیں۔ وہ اس قسم کی حق تلفیاں ہیں جن ہم میں سے بہتوں نے خواب میں بھی تصور نہیں کیا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مَیں ان

> **زندگی کے ہر میدان میں آپ کے ممبران خدمات انجام دے رہے ہیں۔ (ڈومینک گریو، M.P.)**

کی وزیر کی حیثیت سے تقریر شروع کرتے ہوئے پہلے جسٹن گریننگ کے نیک جذبات کا شکریہ ادا کیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ میرے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ مجھے آج حضور انور سے ملاقات کا اور خلافت جوبلی کی ایک تقریب میں شمولیت کا موقع ملا ہے۔

انہوں نے کہا کہ مجھے احساس ہے کہ جماعت احمدیہ میں دنیا بھر سے لوگ شامل ہیں اور برطانیہ کے طول وعرض میں بھی جماعت کے افراد آباد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپنی قابل قدر معاشرتی خدمات کی وجہ سے احمدی بہت سے حلقوں میں معروف ہیں اور مَیں جسٹن کے اس خیال کی تائید کرتی ہوں کہ اتنی بڑی تعداد میں پارلیمانی ممبران کی حاضری اس چیز کا ثبوت ہے کہ ہمارے دلوں میں افراد جماعت کی کتنی قدر و منزلت ہے۔ جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آپ کی کاوشوں سے دوسروں کو گہرائی میں سمجھنے کا موقع ملتا ہے کہ مذہبی اصول کیا ہیں اور یہ بھی کہ اس طرح ان بے زبان افراد کو بھی ایک آواز حاصل ہو جاتی ہے جن کے حقوق کو اپنے معاشروں میں نظرانداز کیا جاتا ہے۔

انہوں نے ان حالات پر جو پاکستان میں اور اس وقت انڈونیشیا میں جماعت کو درپیش ہیں، تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ مَیں آج کی اس تقریب میں آپ کو یقین دلانا چاہتی ہوں کہ ہم جو مساوی حقوق کے لئے کوششیں کر رہے ہیں اس میں بالکل سستی نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ تمام اقلیتوں کو بہتر حقوق حاصل ہونے چاہئیں اور اس سلسلہ میں ہم کوشش کر رہے ہیں کہ وہ اقلیتیں جہاں بھی ہوں انہیں مساوی حقوق حاصل ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ وزارت خارجہ، دفاتر کامن ویلتھ، محکمہ بین الاقوامی ترقی اور وزارت دفاع سب

کاموں کو بہت اہمیت دیتی ہوں جو وزارت خارجہ اور دفاتر کامن ویلتھ اس سلسلہ میں کرتے ہیں۔ اداروں کے لئے اور افراد کے لئے جیسے کہ جماعت احمدیہ کو درپیش ہیں۔

حضور انور اور حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج کے زمانہ میں انسانی حقوق کے حوالہ سے ایک منفرد پہلو جو سامنے آیا ہے وہ مذہبی اور اعتقادی آزادی ہے۔ حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مَیں سمجھتی ہوں کہ آپ کے تعاون سے ہماری انسانی حقوق کی پالیسی زیادہ مضبوط اور اعلیٰ معیار کی حامل ہے اور مَیں آئندہ کے لئے امید رکھتی ہوں کہ ہمیں اسی طرح آپ کا تعاون حاصل رہے گا۔

Gillian Merron کی تقریر کے بعد حضور انور نے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا برطانوی ممبران پارلیمنٹ سے خطاب

اس خطاب کا مکمل متن بدر مجریہ ۲۹/جنوری ۲۰۰۹ء شمارہ نمبر ۵ میں شائع ہو چکا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

محترمہ ہیزل بلیئر کی تقریر

حضور انور کے خطاب کے بعد محترمہ ہیزل بلیئرز (Hazel Blears) سیکرٹری آف سٹیٹ For Communities & Local Government نے حضور انور کے خطاب کے لئے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ مَیں نہایت سچائی سے کہہ سکتی ہوں کہ مَیں نے اس خطاب کو بہت متأثر کرنے والا پایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب جو یہاں موجود ہیں بہت خوشی

سے مزید وقت تک آپ کے خطاب کو سن سکتے تھے۔ کیونکہ جو امور آپ نے بیان کئے وہ آج کے زمانہ کے لئے نہایت ضروری، نتیجہ خیز اور ولولہ انگیز ہیں اور جن مسائل کی طرف آپ نے نشاندہی فرمائی وہ انسانیت کے لئے بہت بڑا چیلنج ہیں۔ انہوں نے حضور کے خطاب کو مزید سراہتے ہوئے کہا کہ اس قسم کا خطاب سیاستدان بہت کم کر سکتے ہیں اور اس قدر متأثر کرنے والی تقریر بہت کم سننے میں آتی ہے۔

اپنا تعارف کرواتے ہوئے محترمہ ہیزل بلیئرز نے اپنے شعبہ کا تذکرہ کیا اور کہا کہ مَیں دو حیثیتوں سے حاضر ہوئی ہوں۔ پہلے مَیں نے اپنے شعبہ کی نمائندگی کی مگر دوسری اور زیادہ اہم وجہ یہ ہے کہ مَیں وزیر اعظم برطانیہ کے نیک جذبات آپ تک پہنچانے کے لئے حاضر ہوئی ہوں۔ وہ اگر خود آج شامل ہو سکتے تو انہیں بے حد خوشی ہوتی مگر انہوں نے مجھے خاص ہدایت دی کہ مَیں یہاں آ کر ان کی طرف سے آپ کو (حضور انور کو) خوش آمدید کہوں اور جو ممبران پارلیمنٹ یہاں اتنی بڑی تعداد میں شریک ہو رہے ہیں انہیں اور تمام سماجی رہنماؤں کو بھی خوش آمدید کہوں۔

محترمہ ہیزل بلیئرز نے کہا کہ مَیں وزیر ہوں اور میرے شعبہ کا کام ہے کہ ملک بھر میں پھیلے ہوئے معاشرہ کے جتنے بھی گروہ ہیں خواہ ان کا کوئی بھی مذہب ہو یا وہ کسی بھی شعبہ حیات سے تعلق رکھتے ہوں اپنے اپنے دائروں میں جو بھی امور ان کے لئے اہمیت کے حامل ہیں ان کا خیال رکھتے ہوئے ہم وہ اقدار اپنائیں جو ہمیں یکجہتی عطا کریں۔ اور ہم مل بانٹ کر ان اقدار کے ساتھ زندگی کی گاڑی چلائیں۔

راہ ہے۔ جو کام ہم کرنے کے لئے کوشاں ہیں وہ بہت بڑا چیلنج ہے اور اس میں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس خیال میں تمام ممبران پارلیمنٹ اور مختلف شعبہ ہائے زندگی کے لیڈر میرے ساتھ اتفاق کریں گے کہ جن نظریات کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ بہت قابل قدر اور قابل عمل نظریات ہیں اور جب ہمیں روحانی رہنمائی اور ولولے ان لوگوں سے ملتے ہیں جن کا یقین محکم بنیادوں پر چُنا ہوتا ہے تو ان کے نمونہ میں ہمیں زندگی کے نئے ولولے، لگن، حوصلے اور ذوق عطا ہوتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ آج کے زمانہ میں ہم کوشش کرتے ہیں کہ جو لوگ اقتصادی پریشانی میں مبتلا ہیں اپنے مکانوں، ملازمتوں اور کاروبار کے سلسلہ میں ہم انہیں سہارا دے سکیں۔ مگر اصل بنیاد تو وہ اصول ہیں جو معاشرے کو مضبوطی عطا کرتے ہیں۔ اگر ہم ان اصولوں سے انحراف کریں تو زندگیوں میں ناقابل حل مسائل کا سامنا ہوگا۔

انہوں نے محترمہ جسٹن گریننگ کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس تقریب کا انعقاد کیا اور Tony M.P. Coleman کا ذکر بھی کیا کہ وہ ان سے پہلے اس علاقہ کے ممبر آف پارلیمنٹ تھے اور اپنے علاقہ میں رہنے والے احمدیوں کے بہت معترف تھے۔

محترمہ وزیر نے مسکرا کر کہا کہ آج اس تقریب میں ہر سیاسی جماعت کے نمائندے نظر آ رہے ہیں اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ ہمارے معاشرہ کی عمارت کو بہت سی باہمی اقدار نے مضبوط بنیادوں پر کھڑا کیا ہوا ہے جس سے آزادئ خیال کی نہایت خوش آئند تصویر سامنے آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ آزاد عوام کی حکومت کا صدر مقام ہے اور

> **اس خطاب میں جو نشاندہی حضور انور نے اخلاقی اقدار کی طرف فرمائی ہے وہ بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔(لارڈ ایوبری، ہاؤس آف لارڈز کے اہم ترین ممبر)**

محترمہ ہیزل بلیئرز نے کہا کہ جو مختصر پیغام مَیں آپ کو دینا چاہوں گی وہ یہ ہے کہ آپ کے اصول ہم سب کے لئے بہت اہم ہیں ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“ آپ کا یہ نہایت مصفّی اور سیدھا صاف اصول ہے جو تمام اعلیٰ اقدار کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں بہت سے سماجی گروہوں کے ساتھ مل کر کام کرتی ہوں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی اور مختلف طبقات فکر سے ملنے کا موقع ملتا رہتا ہے اور پتہ چلتا ہے کہ ان تمام کا دائرہ کار یا معاشرت کسی قسم کی بھی ہو ان سب کی تمناؤں کی سمت ایک ہی ہے یعنی قیام امن، انسانی ہمدردی، مساوات اور ایک دوسرے کی اقدار کا احترام۔ انہوں نے کہا کہ یہ باتیں الفاظ میں کہنا تو آسان ہے مگر عملاً بہت مشکل۔ اس سمت میں ہم سب کوشش تو کرتے ہیں اور کبھی کامیابی بھی حاصل ہو جاتی ہے اور کبھی ہم ٹھوکر بھی کھا جاتے ہیں۔ حضور انور سے مخاطب ہو کر انہوں نے کہا کہ جو الفاظ آپ نے ظالم کی مدد کرنے کے بارہ میں کہے وہ بہت اہم ہیں کیونکہ معاشرہ میں جو غلطی خوردہ ہوں ان کو روکنا بھی بہت ہی امید افزا ہے کیونکہ مَیں یقین رکھتی ہوں کہ انسانوں میں اپنے آپ کو بدلنے کی اہلیت موجود ہوتی ہے۔

محترمہ نے حضور سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ کے حوصلے کی وسعت اور گہرائی اور صبر کے ساتھ اخلاقی اقدار کے قیام کے لئے کوشش کرتے چلے جانا ہم سب کے لئے مشعل

مَیں عوام کی آزاد حکومت کی طرف سے آپ کا خیر مقدم کرتی ہوں اور بہت خوش ہوں کہ آپ یہاں تشریف لائے۔

محترمہ جلین میرن جو وزارت خارجہ میں نئی وزیر بنی ہیں انہیں مخاطب ہو کر محترمہ ہیزل بلیئرز نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ آپ بھی آج کی اس تقریب میں شامل ہیں۔ اور مجھے امید ہے کہ آپ مختلف گروہوں کی فلاح کے لئے کوشاں رہیں گی۔ نہ صرف اس ملک میں بلکہ تمام دنیا میں باہمی یکجہتی کے کاموں میں پیش رفت کر سکیں گی۔

انہوں نے مزید کہا کہ شدید مصروفیات میں سے کچھ لمحے نکال کر ان اعلیٰ اقدار کو سمجھنا ایک قابل قدر خزانہ ہے اور حضور انور کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ خاص طور پر ان اصولوں اور اقدار کو جن کا آپ نے یہاں بیان فرمایا ہے سننا اور سمجھنا واقعی خزانہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

جناب ڈومینک گریو کی تقریر

محترمہ ہیزل بلیئرز کے بعد جناب ڈومینک گریو (Rt Hon.Dominic Grieve M.P.) نے آج کی تقریب کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا۔ ڈومینک گریو بیکنز فیلڈ کے حلقہ کے ممبر آف پارلیمنٹ ہونے کے علاوہ حزب اختلاف کی طرف سے Shadow وزیر داخلہ اور اور شیڈو اٹارنی جنرل ہیں۔

انہوں نے اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم جماعت احمدیہ کی میزبانی کا شرف حاصل کر رہے ہیں جبکہ ا

کثر وہ ہماری مہمان نوازی کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں احمدی آبادی میں سے 75 سے 80 فیصد لوگ حاضر ہوتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ احمدی مسلمان جتنی بڑی تعداد میں اپنے جلسہ سالانہ میں شرکت کرتے ہیں سیاسی جماعتوں میں اس قسم کے جذبہ شرکت کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

جناب ڈومینک گریو نے کہا کہ آپ کی جماعت کے مثبت جذبوں نے مجھے بہت متأثر کیا ہے۔زندگی کے ہرمیدان میں آپ کے ممبران خدمات انجام دے رہے ہیں۔ سول سروس،آرمی،قانونی،میڈیکل اور کاروباری ہر محکمہ میں جماعت کے افراد خدمات سرانجام دیتے نظر آتے ہیں جس کی وجہ آپ کا یہ نظریہ ہے کہ کھلے دل سے خیالات کے تبادلے ہوں اور اس طرح باہمی معاملات میں مفاہمت ہو اور تعاون سے کام کئے جائیں۔انہوں نے کہا کہ حضور انور نے اپنے خطاب میں جو بین المذاہب گفت وشنید کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے اور اسلامی تعلیمات کی جو متناسب عملی صورت آپ کی زندگیوں میں نظر آتی ہے وہ معاشرہ کے لئے بہت مفید ہے۔

انہوں نے شکریہ ادا کیا کہ انہیں موقع دیا گیا کہ وہ آج کی تقریب میں میزبانی کا شرف حاصل کرسکیں۔جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی کی مبارکباد دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مذاہب کی ہم آہنگی کی جو مثال آپ نے قائم کی ہے وہ بہت خوش آئند اور اُمید افزا ہے۔اس لئے ہم بہت خوشی محسوس کرتے ہیں کہ جماعت کے مرکزی دفاتر آپ نے یہاں قائم کئے ہیں۔ہم محسوس کرتے ہیں کہ جس طرح آپ نے پُر امن یکجہتی کی مثال ہمارے سامنے قائم کی ہے ہم سب ان ہی بنیادوں پر معاشرہ کی تعمیر کرسکتے ہیں اور اپنی آنے والی نسلوں کے لئے ایک پُر امن معاشرہ کی امید کرسکتے ہیں۔

جناب ایلن کین کی تقریر

اس کے بعد Felthum & Heston کے ممبر پارلیمنٹ جناب ایلن کین نے تقریر کی۔سب سے پہلے انہوں نے بتایا کہ اسی روز (22/اکتوبر 2008ء) صبح کے وقت انہیں وزیراعظم کی طرف سے ای میل کے ذریعہ پیغام ملا جسے انہوں نے پڑھ کر سنایا۔

وزیراعظم برطانیہ کا خصوصی پیغام

Message from Prime Minister of United Kingdom

Rt.Hon.Gordon Brown M.P.

"Dera Allen,

I wanted to send a note to say how sorry I am that I can't be with you at the event today as you gather with friends from the Ahmadiyya comminity.

I know that Hazel will convey my best wishes and those of the whole Labour movement at this auspicious occasion of the Khilafat Centenary.

Please do extend a warm welcome to His Holiness Hadrat Mirza Masroor Ahmad and the fellow worshipers in over 176 countries.

British Ahmadiyya community will continue to work towards Peace and Tolerance and to strengthen inter-faith dialogue, both here and abroad.

I know that both you and Hazel will continue to keep me abreast of all the many successes of the Ahmadiyya Mislim community in Britain.

Please do pass on my appreciation and thanks to everybody gathered with you today,and through them to the many Ahmadi Muslims for making such contribution to the country.

Best Wishes

Gordon"

وزیراعظم برطانیہ جناب گورڈن براؤن کا پیغام

وزیراعظم نے ایلن کین صاحب کو مخاطب کرکے لکھا:

مَیں آپ کو پیغام بھجوا رہا ہوں کہ اظہار کرسکوں کہ مجھے کس قدر افسوس ہے کہ آج مَیں آپ کے ساتھ اس تقریب میں شرکت نہیں کرسکوں گا جہاں آپ جماعت احمدیہ کے احباب کے ساتھ شریک ہوں گے۔مَیں امید رکھتا ہوں کہ آپ اور محترمہ ہیزل بلیئر زمیری اور تمام لیبر تنظیم کی طرف سے خلافت جوبلی کے موقع پر پیغام تہنیت اور خیر مقدم کے جذبات حضور انور حضرت مرزا مسرور احمد تک اور ان کی معرفت 176 ممالک میں قائم جماعت ہائے احمدیہ کے افراد تک پہنچادیں۔

جماعت احمدیہ برطانیہ قیام امن،معاشرتی رواداری اور بین المذاہب ہم آہنگی کی کاوشیں نہ صرف ملک بھر میں بلکہ دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جاری رکھ رہی ہے۔

مَیں امید کرتا ہوں کہ آپ اور محترمہ ہیزل مجھے جماعت احمدیہ برطانیہ کی کامیابیوں سے مطلع رکھیں گے۔

براہ مہربانی تمام حاضرین کو میرے جذبات تشکر اور تحسین پہنچادیں اور ان کے ذریعہ تمام احمدی مسلمانوں تک بھی جو ملکی زندگی میں قابل قدر حصہ لے رہے ہیں۔

بہترین تمناؤں کے ساتھ: گورڈن

جناب ایلن کین نے وزیراعظم برطانیہ کا پیغام پڑھ کر سنانے کے بعد کہا کہ آخر میں مَیں مختصراً چند الفاظ کہنا چاہوں گا۔ہمارے جو بھی سیاسی اختلافات ہیں آج کی محفل میں ان پر یکجہتی کی روشنی پڑتی ہے۔انہوں نے کہا کہ مجھے علم ہے کہ کیوں اتنی بھاری تعداد میں مختلف سیاسی حلقوں سے اور مختلف ایوانوں سے تعلق رکھنے والی شخصیات یہاں اکٹھی ہوئی ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے ممبران سے انہیں اپنے اپنے علاقوں میں تعارف حاصل ہوا ہے اور قیام امن کے لئے اس جماعت کی نہایت استقلال سے مسلسل ہونے والی کوششوں سے متأثر ہیں۔انہوں نے کہا کہ اسی وجہ سے ہم سب ممبران جماعت کی کوششوں کو سراہتے ہیں اور تعاون کی پیشکش کرتے ہیں۔انہوں نے حضور انور کو خلافت جوبلی کے حوالہ سے مبارک باد دی اور تقریب کے انعقاد پر جسٹین گریننگ صاحبہ کا بھی شکریہ ادا کیا۔

لبرل ڈیموکریٹک پارٹی لیڈر کی تقریر

اس کے بعد سائمن ہیوز نے جو لبرل ڈیموکیٹک پارٹی کے صدر ہیں تقریر کی۔

انہوں نے سب سے پہلے اس چیز کا ذکر کیا کہ انہیں جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کا موقع مل چکا ہے اور وہ ہزاروں ممبران کے اجتماع سے متأثر ہیں۔انہوں نے کہا کہ مَیں تین امور کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

اوّل تو یہ کہ جس چیز نے مجھے آپ کی جماعت کے بارہ میں متأثر کیا ہے وہ یہ ہے کہ آپ ہمیشہ بہت ہی کھلے دلوں کے ساتھ دوسروں کو اپنے ساتھ ملاتے ہیں۔یہ درست ہے کہ برطانیہ نے آپ کو یہاں شہریت دی ہے مگر آپ کی جماعت کے افراد نے اپنے آپ کو ایک تنگ نظر حلقہ بند گروہ نہیں بنایا بلکہ انہوں نے جو طرز زندگی اپنایا ہے اس سے زندگی کی لہریں ہر سمت بلند ہوتی رہی ہیں۔مختلف پارٹیوں کے مابین اور ان کی زندگیوں کے اندر ایک حیات افزا برقی رَو کی طرح پھیلی ہیں جہاں بھی آپ لوگ آباد ہوئے ہیں۔انہوں نے کہا کہ اس طرح باہمی یکجہتی سے مل جل کر رہنا بہترین طریقہ ہے جس سے غلط فہمیوں اور تعصّبات کے تدارک کا عمل وجود میں لایا جاسکتا ہے۔اس کے لئے مَیں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

انہوں نے کہا کہ دوسری بات جو مَیں کہنا چاہوں گا یہ ہے کہ لندن کا ممبر پارلیمنٹ ہونے کی حیثیت سے مَیں اور دوسرے ممبران پارلیمنٹ فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہم ایک Cosmopolitan شہر کے رہنے والے ہیں جہاں مختلف قوموں کے باشندے مل کر زندگی بسر کرتے ہیں۔بلکہ شاید دنیا بھر میں سب سے زیادہ تعداد میں یہاں مختلف نسلوں اور قومیتوں کے لوگ رہتے ہیں۔اس لئے یہ امر بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے کہ ہم دنیا میں امن کے ساتھ مل جل کر رہنا سیکھیں۔یہاں دنیا بھر کے مذاہب کی نمائندگی ہے۔آپس میں ہم ایک دوسرے سے سبق حاصل کرسکتے ہیں کہ کس طرح زندگیاں گزارنی چاہئیں۔اس ذریعہ سے ہمیں نمونۃً دکھانا ہوگا کہ بہترین ہم آہنگی کا طریق کیا ہے۔سب سے بہترین معاشرہ وہی ہے جہاں ایک دوسرے کے احساسات اور اعتقادات کے لئے دلوں میں عزت اور احترام ہو جس کا اظہار عملی صورت میں بھی ہو کہ ہر شخص آزادی محسوس کرے کہ وہ اپنی تعلیم و تدریس،عبادت،تبلیغ،اپنے خیالات کی تشہیر آزادی سے کرسکتا ہے۔اس سلسلہ میں ہمیں جو مراعات حاصل ہیں وہ ہمارے لئے بہت بڑا اعزاز ہیں۔

تیسری بات جو مَیں کہنی چاہتا ہوں یہ ہے کہ ہم آج آپ کی خلافت جوبلی منانے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں تو ہمیں یہ احساس ہے کہ انسانی حقوق اور مذہبی آزادی دنیا میں سب کو حاصل نہیں ہیں۔پاکستان میں اور بعض دوسرے ممالک میں مکمل آزادی تمام افراد کو نہیں ہے کہ وہ اپنے چیندہ مذہب پر آزادی سے عمل پیرا ہوسکیں۔انہوں نے کہا کہ اتنی بڑی تعداد میں مختلف حلقہ ہائے فکر کے نمائندے جو یہاں جمع ہوئے ہیں یہ بھی اس کا غمّاز ہے کہ یہ احساس بہت واضح طور پر موجود ہے کہ ہمیں مل جل کر کوششیں کرنی ہوں گی کہ آزادی کو دنیا میں رواج دیا جائے تاکہ آپس میں تبادلہ ٔخیالات سے ایک دوسرے سے سیکھنے کا میدان کھلا رہے۔انہوں نے کہا کہ آپ کی صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر ہم ازسرنو اس عزم کا اعادہ کرتے ہیں کہ کوششیں تیز کریں گے تاکہ دنیا میں تمام لوگ آزادی سے رہ سکیں۔

لارڈ ایوبری کی تقریر

تقریب کے اختتام پر لارڈ ایوبری نے تقریر کی۔انہوں نے حاضرین کو ’’السلام علیکم‘‘ کا تحفہ پیش کیا اور کہا کہ یہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ اس تقریب میں مجھے شکریہ کے کلمات کہنے کا موقع دیا گیا ہے۔انہوں نے حضور انور کے خطاب کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس قدر شاندار خطاب کے لئے مَیں حضور انور کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔انہوں نے کہا کہ دوسروں نے بھی خراج تحسین پیش کیا ہے مگر مَیں مزید کہنا چاہوں گا کہ اس خطاب میں جو نشاندہی حضور انور نے اخلاقی اقدار کی طرف فرمائی ہے وہ بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔

انہوں نے کہا کہ جلیین میرن (محکمہ خارجہ کی وزیر) نے بھی کہا کہ وزارت خارجہ کے کاموں کی بنیاد بھی ان ہی عوامل پر ہے کہ برابری کے ساتھ سب کو حصہ ملے،انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کے حوالہ سے بھی۔

انہوں نے کہا کہ حضور انور نے اپنے خطاب میں اختلافات اور تصادم سے بچنے کے لئے جو امور بیان فرمائے ہیں اور اختلافات کے جو حل حضور نے ہمارے سامنے رکھے ہیں وہ وزارت خارجہ کے لئے بھی بہت اہم نکات ہیں کہ کس طرح اختلافات سے نپٹا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم دنیا میں بہت سی جگہوں پر اختلافات اور تصادم کی روک تھام کے لئے کام کررہے ہیں جن میں سے بعض مسائل مساوی انسانی حقوق کا نہ حاصل ہونا بھی ہے۔انہوں نے صدر ضیاء الحق کے نافذ کردہ بعض قوانین کا ذکر کیا کہ توہین رسالت کے نام پر قوانین نافذ کردئے گئے تھے جن سے احمدیوں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کیا گیا۔اور یہ قوانین اب جبکہ عوامی حکومت کا قیام ہو چکا ہے اب بھی اسی طرح نافذ کئے جاتے ہیں۔

انہوں نے بنگلہ دیش میں جماعت کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ دنیا کے بہت سے حصوں میں ختم نبوت کے نام پر جو غلط فہمیاں احمدیوں کے خلاف پیدا کردی گئی ہیں،جن کی وجہ سے اسلام کی جو عکاسی یہ جماعت کرتی ہے جیسا کہ اصولی طور پر حضور انور نے اپنے خطاب میں بیان کی ہیں ان میں سے بہت سی اقدار وہ ہیں جن پر ہم بھی یقین رکھتے ہیں۔اس لحاظ سے ہمارے لئے یہ سمجھنا مشکل ہوجاتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ بعض لوگ ان اعلیٰ اقدار کی مخالفت کرتے ہیں حالانکہ یہ تو وہ اقدار ہیں جن سے مختلف قومیتیں اور مذاہب مل کر امن سے رہ سکتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ہم بحیثیت عوام بھی اور وزارت خارجہ کے ذریعہ سے بھی دنیا بھر میں مساوی انسانی حقوق کے قیام کے لئے کوششیں کررہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جیسا کہ میرے دوسرے ساتھیوں نے بھی اظہار کیا ہے کہ ہم جماعت احمدیہ کے افراد کا اس ملک میں رہائش پذیر ہونا اپنے لئے نہایت خوش کن سمجھتے ہیں۔ان سے مل کر ہمیں اس بات کی یاددہانی ہوتی ہے کہ ہمیں دنیا میں دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر مساوی انسانی حقوق اور انسانی آزادی کے لئے کوشاں رہنا چاہئے اور دنیا میں جو اختلافات تصادم کی شکل اختیار کرلیتے ہیں اس کا سدّباب کرنا چاہئے۔

لارڈ ایوبری (جو لبرل ڈیموکریٹ پارٹی کے بااثر رہنما رہے ہیں 1971ء سے ہاؤس آف لارڈز کے اہم ترین ممبر ہیں اور جماعت احمدیہ برطانیہ سے اچھے تعلقات رکھتے ہیں)

> **آپ کا یہ نہایت سیدھا اور صاف اصول ہے جو تمام اعلیٰ اقدار کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔آپ کے حوصلے کی وسعت اور گہرائی اور صبر کے ساتھ اخلاقی اقدار کے قیام کے لئے کوشش کرتے چلے جانا ہم سب کے لئے مشعل راہ ہے۔**
>
> (محترمہ ہیزل بلیئر سیکرٹری آف سٹیٹ For Communities & Local Government)

نے حضور انور سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ کے حکمتوں سے بھرے ہوئے الفاظ اور نصائح کے لئے ہم آپ کے بیحد ممنون ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ ہم سب اپنی زندگیوں میں ان سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھاسکیں گے۔ شکریہ کے ساتھ انہوں نے تقریر کو ختم کیا۔

حضور انور کی طرف سے معزز شخصیات کو تحائف

اس کے بعد حضور انور کی طرف سے معزز شخصیات کو یادگاری تحائف پیش کئے گئے جس کے بعد محترمہ جسٹین گرینگ نے حضور انور کی خدمت میں یادگاری تحفہ پیش کیا اور بتایا کہ یہ ایک گھڑی ہے جس پر ہاؤس آف پارلیمنٹ کا نشان (Logo) کندہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کی اہم تقریب کی یادگار کے طور پر انہوں نے یہ تحفہ چنا ہے۔

اس کے بعد مختلف شخصیات نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوائے۔ جس کے بعد کئی اہم شخصیات کا حضور انور سے تعارف کروایا گیا۔

بعض اہم شخصیات کے تبصرے

کینیڈا کے ہائی کمشنر ہز ایکسی لینسی مسٹر جیمز رائٹ نے تبادلہ خیال کے دوران حضور انور کو خلافت جوبلی کی مناسبت سے مبارکباد پیش کی۔ اور جماعت کے ممبران کی کینیڈا میں موجودگی پر بہت خوشی کا اظہار کیا کہ آپ کے جو اصول ہیں تمام انسانوں کے لئے احترام اور رواداری وہ ہم سب کے لئے بھی بہت اہم ہیں۔ جن شخصیات کا اس کے بعد حضور انور سے تعارف کروایا گیا ان میں چند درج ذیل ہیں:

✿ ...... Rt.Hon. James Plaskitt M.P. of Leamington Spa.

✿ ......یوگنڈا کے ہائی کمشنر۔

✿ ......گھانا کے ہائی کمشنر۔

✿ ......ثقافتی اتاشی امریکن ایمبیسی۔ انہوں نے حضور انور کو بتایا کہ انہوں نے انتظامیہ سے درخواست کی ہے کہ حضور انور کے خطاب کی کاپی انہیں بھجوائی جائے۔ تا کہ وہ سفیر امریکہ کو بھی حضور کے پیغام سے متعارف کرواسکیں۔

✿ ...... پروفیسر مائیکل Fosdal صاحب۔

✿ ......Mr. Rowan Laxton۔ یہ امور خارجہ اور کامن ویلتھ کے دفاتر سے نمائندہ تھے۔ انہوں نے بعض امور پر حضور انور سے تبادلہ خیال کیا۔

اس موقع پر MTA کے نمائندگان نے بعض شخصیات کے انٹرویو بھی لئے۔ ان میں ڈیوڈ کیلاہین جو سٹن (Sutton) کے علاقہ کے ڈپٹی میئر ہیں اور بفضلہ تعالیٰ مخلص احمدی ہیں۔ اس کے علاوہ سیرالیون کے ہائی کمشنر His Exell: Melvin Chalobah شامل تھے۔

اس کے علاوہ کاؤنسلر پیٹر ساؤتھ گیٹ جو بیت الفتوح کے علاقہ کے کونسلر ہیں ان سے ان کے خیالات بھی پوچھے گئے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ نے مسجد کے علاقہ میں ہمسایوں کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے ایک رابطہ کمیٹی تشکیل دی تھی اور یہ کام انہوں نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے سے بھی پہلے کیا تھا۔ اس فراست کے لئے مَیں جماعت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ یہ بہت عقلمندانہ قدم تھا۔ اب کمیٹی کو قائم ہوئے تقریباً دس سال ہو رہے ہیں اور انہوں نے ہمسایوں سے بہت اچھے تعلقات رکھے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ بہت ہی اچھا ہوتا اگر دوسرے تمام مسلمان گروپ بھی اسی طرح فراخدلی کا مظاہرہ کرتے۔ اور ان میں بھی اس قسم کا جذبہ پایا جاتا کہ اسلام کی اعلیٰ تصویر ارد گرد پھیلائی جائے کہ اسلام کی تعلیمات کس قدر موزونیت اور تناسب رکھتی ہیں اور امن اور محبت کا پرچار کرتی ہیں۔

اس کے بعد ہائی کمشنر آف کینیڈا سے اس تقریب کے حوالہ سے ان کے جذبات پوچھے گئے تو انہوں نے کہا کہ جن لوگوں نے حضور انور کا خطاب سنا وہ اس چیز کو اپنے لئے اعزاز سمجھ رہے تھے کہ انہیں یہ موقع میسر آیا۔ انہوں نے کہا کہ کینیڈا میں بیس ہزار احمدی رہتے ہیں اور ہمارے لئے خوشی کا باعث ہے کہ جو اصول آپ احمدیوں نے اپنا رکھے ہیں یعنی رواداری، باہمی افہام و تفہیم، ایک دوسرے کے جذبات کا احترام، وہ ہمارے اصول بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضور کا خطاب قیام امن کے لئے بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ تمام انسانوں کے لئے محبت کا پیغام اور نفرتوں سے دُوری نہایت امید افزا پیغام ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ تمام دنیا میں لوگ اس پیغام کو سنیں گے اور دلوں میں جگہ دیں گے۔ اس زمانہ میں جبکہ دنیا کو اس قدر مسائل کا سامنا ہے سب کو چاہئے کہ اس اخلاق اور روحانی خزانہ کی قدر کریں اور مثبت اقدار کو تعاون مہیا کریں۔

برطانوی پارلیمنٹ کے احاطہ میں نمازوں کی ادائیگی

تقریب کے آخر پر حضور انور نے پارلیمنٹ کے احاطہ میں نماز ظہر و عصر باجماعت پڑھائیں جس کے لئے باقاعدہ صفیں بچھادی گئی تھیں۔ یہ بھی نہایت روح پرور، ایمان افروز نظارہ تھا اور تاریخ ساز بھی۔

برطانوی پارلیمنٹ کی عمارت کا دورہ

ادائیگی نماز کے بعد محترمہ جسٹین گرینگ نے حضور انور کو پارلیمنٹ کی عمارت کا دورہ کروایا۔ حضور انور کو وہ عالیشان ہال بھی دکھایا گیا جو سارے یورپ میں اپنی طرز کا نادر ہال ہے۔ 1881ء تک اس ہال میں بادشاہوں کی رسم تاجپوشی کی تقریب منعقد کی جاتی تھی۔ بہت بڑے بڑے مقدمات کی سماعت بھی یہاں کی جاتی تھی۔

1605ء میں اس ہال میں Guy Fawkes پر بھی مقدمہ چلایا گیا تھا جس نے پارلیمنٹ کی عمارت کو آگ لگا کر تباہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس واقعہ کی یاد میں آج تک برطانیہ میں Guy Fawkes Night منائی جاتی ہے اور پھلجھڑیاں اور پٹاخے چلا کر پارلیمنٹ کے خلاف کی جانے والی کارروائی کے ناکام ہونے کا تماشا کیا جاتا ہے۔

پارلیمنٹ کی عمارات کا دورہ کرتے ہوئے حضور انور نے Central ، St.Stephen's Hall اور Members Lobby اور چیمبر بھی دیکھے۔ چیمبر میں اس وقت ایک قانونی بل کی سماعت ہو رہی تھی۔

اس کے بعد بعض ممبران پارلیمنٹ سے حضور انور کی ملاقات کروائی گئی جن میں Rt. Hon. Nick Clegg جو لبرل ڈیموکریٹ پارٹی کے لیڈر ہیں اور لارڈ بشپ نذیر علی شامل تھے۔

ساڑھے چار گھنٹے یہ تقریب جاری رہی۔ تقریباً پانچ بجے شام حضور انور Port Cullis House کے دروازہ کی طرف سے باہر تشریف لائے اور محترمہ جسٹین گرینگ جنہوں نے اس تقریب کا انعقاد کیا تھا نے حضور انور کو خدا حافظ کہا۔ یوں یہ نہایت اہم تاریخ ساز تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل ۲ جنوری۔ ۹ جنوری ۲۰۰۹ء)

حالات حاضرہ

ہندوستان کے ۱۷۷ اضلاع خشک سالی سے متاثر

وزیر خزانہ پرنب مکھرجی نے وارننگ دیتے ہوئے کہا ہے کہ ملک کے سات صوبوں کا بہت بڑا حصہ سوکھے کی زد میں ہے۔ مرکزی حکومت نے ایک صد ستتر (۱۷۷) اضلاع کو خشک سالی سے متاثر قرار دیتے ہوئے اسے صدی کا سب سے بڑا سوکھا تسلیم کیا ہے۔ مرکز نے سبھی صوبوں کو سوکھے کے متعلق رپورٹ بھیجنے کو کہا ہے۔ مرکز نے صوبوں سے جو اعداد و شمار طلب کئے ہیں ان کے منظر عام آنے کے بعد ملک میں سوکھے کی تصویر اور بھی خوفناک ہوسکتی ہے۔ مرکزی حکومت کے مطابق امسال خریف فصل کی کاشت میں تقریباً بیس فیصدی کمی واقع ہوئی ہے۔

محکمہ موسمیات کے مطابق امسال جون میں ترانوے فیصد بارش ہونے کا امکان تھا لیکن اب اسے گھٹا کر ستاسی فیصد کر دیا گیا ہے حالانکہ ان اعداد و شمار کے باوجود وزیر خزانہ نے تسلیم کیا ہے کہ ملک میں ۲۰۰۲ کے سوکھے جیسی حالت نہیں ہوگی۔ جبکہ پورے مانسون سیزن میں ۸۱ فیصد بارش ہوئی تھی۔ واضح ہو کہ اس سے قبل ملک کی ایسی حالت ۸۲۔۱۹۷۱، ۸۰۔۱۹۷۹، ۸۸۔۱۹۸۷، ۰۳۔۲۰۰۲ء میں بھی ہوئی تھی۔

مغربی ممالک کو ایران کی وارننگ

ایران کے صدر محمود احمد نژاد نے ایک بار پھر سخت لہجہ میں اپناتے ہوئے ان طاقتوں کو انتباہ دیا جو ایران میں مابعد انتخابات عدم استحکام پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ صدرِ ایران نے کہا ہے کہ وہ مغربی ممالک کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کرے گا جو ایران میں عدم استحکام پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ واضح ہو کہ ایرانی حکام ایران میں مابعد انتخابات حالات بگاڑنے کیلئے مغربی طاقتوں کو موردالزام ٹھہرا رہے ہیں۔

دنیا میں سوائن فلو سے مرنے والوں کی تعداد ۱۴۶۲ ہوگئی

عالمی صحت تنظیم نے کہا ہے کہ ۱۴۶۲ افراد سوائن فلو سے فوت ہو چکے ہیں۔ اور یہ کہ اس بیماری کے اثرات جنوبی نصف کردہ ارض میں زوال پذیر ہونے لگے ہیں لیکن کئی ایشیائی ممالک جیسے تھائی لینڈ، ہندوستان، اور ویتنام میں اس مرض کا تیزی سے پھیلاؤ دیکھا جا رہا ہے جسے ۱۱ جون کو وبا قرار دے دیا گیا تھا۔ مجموعی طور پر ۱۷۷۴۵۷ مصدقہ کیسز کی ڈبلیو ایچ او کو اطلاع ملی ہے۔

ہندوستان میں سوائن فلو کا قہر جاری مرنے والوں کی تعداد ۲۷ ہوگئی

سوائن فلو سے مرنے والوں کی تعداد مسلسل بڑھتی جارہی ہے۔ ابتک اس بیماری سے ۲۷ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں۔ جس میں سی آر پی ایف کے جوان بھی شامل ہیں۔ کشمیر سے لیکر تامل ناڈو تک بھارت کے مختلف صوبوں میں سوائن فلو کے ۱۱۷ نئے کیس آئے ہیں اور اس سے متاثر لوگوں کی تعداد ۱۳۹۰ ہوگئی ہے۔ واضح ہو کہ شہر پونا (مہاراشٹر) اور بنگلور (کرناٹک) میں اس سے مرنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ سوائن فلو سے صورت حال آئندہ دنوں میں مزید خطرناک ہوسکتی ہے۔ یہ مہلک وباء اب گجرات، مہاراشٹر کے بعد ہریانہ اور یوپی میں بھی پھیل رہی ہے اور لگاتار نئے کیسز آرہے ہیں۔ پورے ملک میں اس وباء سے خوف ہے۔

سوائن فلو سے بچنے کیلئے ہومیو پیتھک ادویات

جماعت احمدیہ کے مرکزی ہومیو پیتھک سینٹر نے سوائن فلو سے بچنے کیلئے مندرجہ ذیل ادویات کے استعمال کرنے کی صلاح دی ہے۔

☆......**سوائن فلو سے پہلے احتیاطی طور پر:۔**

۱۔ Aconite 200

۲۔ Arsenic Alb 200

۳۔ Gelsemium 200

☆......**اگر سوائن فلو ہو جائے تو:۔**

۱۔ Bacillinium 200

۲۔ Influenzinum 200

☆......**اس کے بعد یہ دوائیں روزانہ تین بار لیں:۔**

۱۔ Arnica 30

۲۔ Baptisia 30

۳۔ Hepar Sulph 30

۴۔ Natrum Sulph 30

۵۔ Arsenic Album 30

یہ ادویات قادیان کے نور استپال کے شعبہ ہومیو پیتھک میں مفت دستیاب ہیں۔ مزید معلومات کیلئے احباب رابطہ کریں۔ (ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب انچارج ہومیو پیتھک ڈسپنسری۔ نور ہسپتال قادیان۔

فون .... (09417219965)

پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش میں زیر زمین پانی کے ذخائر میں کمی

امریکہ میں کئے جانے والے ایک جائزہ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش میں پانی کے ذخائر خطرناک شرح سے کم ہو رہے ہیں۔ ماہرین کے مطابق اس خطے میں سالانہ ۵۴ کیوبک کلومیٹر کا زیر زمین پانی صرف ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر آبپاشی کے نظام میں صرف ہونے والے اس پانی سے اس خطے کے چھ کروڑ افراد اپنا پیٹ بھرتے ہیں۔

(ملکی ذرائع ابلاغ سے ماخوذ)

وصایا : : منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر:18748 مَیں رمیز رضوان ولد مکرم اے ایم محمد سلیم صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ پُر ینگاڑی ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ٹی احمد سعید　　العبد رمیز رضوان　　گواہ : سی وی حمزہ

وصیت نمبر:18749 مَیں کے ابوبکر ولد مکرم محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 48 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ پنتیرہ نگاؤ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ غیر منقولہ جائیداد: رہائشی مکان اور سوا آٹھ سینٹ زمین جس کی موجودہ قیمت اندازاً 12 لاکھ روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : ٹی احمد سعید　　العبد کے ابوبکر　　گواہ : سی وی حمزہ

وصیت نمبر: 18750 مَیں نکہت جہاں زوجہ مکرم محمد نور الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن سندر پور ڈاکخانہ سندر پور ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: ایک عدد ہار بائیس گرام قیمت بائیس ہزار روپے۔ ایک عدد ہار سات گرام سات ہزار روپے۔ دو عدد ارینہ ساڑھے سات گرام قیمت ساڑھے سات ہزار روپے۔ دو عدد انگھوٹیاں پانچ گرام قیمت پانچ ہزار روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند پندرہ ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد نور الدین　　الامۃ: نکہت جہاں　　گواہ : ایم زین العابدین

وصیت نمبر: 18751 مَیں محمد نور الدین ولد مکرم بدر الدجی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن سندر پور ڈاکخانہ سندر پور ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3984 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ایم زین العابدین　　العبد: محمد نور الدین　　گواہ : ایچ ناصر الدین

وصیت نمبر: 18752 مَیں امتیاز احمد غازی ولد مکرم انس علی غازی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال تاریخ بیعت 1991 ساکن بسنت پور ڈاکخانہ سریسر ضلع چوبیس پرگنہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مرزا انعام الکبیر　　العبد: امتیاز احمد غازی　　گواہ : محمد عبد الرحمٰن

وصیت نمبر: 18753 مَیں شیخ اسرافیل ولد مکرم شیخ ولی الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن روگھور پوکھور ڈاکخانہ بیشور ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3496 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مرزا انعام الکبیر　　العبد: شیخ اسرافیل　　گواہ : ایچ ناصر الدین

وصیت نمبر: 18754 مَیں ولی پاشا ولد مکرم محبوب علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن تمڈا پلی ڈاکخانہ تمڈا پلی ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3670 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ : محمد اکبر　　العبد: محمد ولی پاشا　　گواہ : شبیر احمد یعقوب

وصیت نمبر: 18755 مَیں محمد مصطفیٰ ولد مکرم محمد قادر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن تمڑ پلی ڈاکخانہ تمڑ پلی ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد عبد الرحمٰن　　العبد: محمد مصطفیٰ　　گواہ : محمد سلیم

وصیت نمبر: 18756 مَیں محمد رحیم پاشا ولد مکرم محبوب علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن پسر گنڈا ڈاکخانہ پسر گنڈا ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3496 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : انعام الکبیر　　العبد: محمد رحیم پاشا　　گواہ : ایم اے زین العابدین

وصیت نمبر: 18757 مَیں محمد محبوب پاشا ولد مکرم محمد قاسم پاشا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن ترور ڈاکخانہ ترور ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3496 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد نور الدین　　العبد: محمد محبوب پاشا　　گواہ : شیخ مہربان احمد

وصیت نمبر: 18758 مَیں شیخ حکمت ولد مکرم شیخ شمس صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3670 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ : شیخ مہربان احمد　　العبد: شیخ حکمت　　گواہ : حبیب احمد

وصیت نمبر: 18759 مَیں طاہر احمد کے آئی ولد مکرم عبد الرحیم یُوکو یا صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن کلپینی ڈاکخانہ کلپینی ضلع لکش دیپ صوبہ لکش دیپ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش و جیب خرچ ماہانہ -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ٹی احمد سعید　　العبد: طاہر احمد کے آئی　　گواہ : آئی کے منصور احمد

وصیت نمبر: 18760 مَیں فمیدہ نثار زوجہ مکرم اے نثار احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال تاریخ بیعت 1997ء ساکن نلّو رڈاکخانہ تروپور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.3.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر پندرہ ہزار روپے وصول شد۔ زیورات طلائی چھ گرام قیمت سات ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : ایم شاہجہان　　الامۃ: فمیدہ نثار　　گواہ : اے نثار

وصیت نمبر: 18761 مَیں مبینہ بیگم زوجہ مکرم رجب الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال تاریخ بیعت 2002ء ساکن تروپور ڈاکخانہ تروپور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.3.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق پانچ ہزار روپے وصول شد۔ زیورات طلائی چوبیس گرام قیمت تیس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : ایم شاہجہان　　الامۃ: مبینہ بیگم　　گواہ : ایم عبد الرحیم

وصیت نمبر: 18762 مَیں نظارت احمد ولد مکرم حاکم دین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن سلواہ ڈاکخانہ سلواہ ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3705 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ : شوکت علی　　العبد: نظارت احمد　　گواہ : شاہ چنگیز خان

وصیت نمبر: 18763 مَیں شمشاد اختر زوجہ مکرم عبد الباسط بھٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن بڈھانو ڈاکخانہ ریکی بال ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر چھبیس ہزار روپے جو کہ بشکل زیور ہے یعنی گلے کا ہار اک عدد کانٹے ایک جوڑی انگوٹھی ایک عدد دو عدد کڑے کل وزن تین تولے موجودہ قیمت چھتیس ہزار روپے۔ حق مہر کے علاوہ جو زیورات ہیں ان کی تفصیل یہ ہے: بالیاں ایک جوڑی چار گرام۔ انگوٹھیاں دو عدد چھ گرام کانٹے دو گرام کل وزن بارہ گرام قیمت چودہ ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/13000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : شیر احمد بھٹی　　الامۃ: شمشاد اختر　　گواہ : شاہ چنگیز خان

وصیت نمبر: 18764 مَیں عبد المنان عاجز ولد مکرم عبد الغنی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 59 سال پیدائشی احمدی ساکن دہری رلیوٹ ڈاکخانہ دہری رلیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زمین چار مرلے واقع بھینی بانگر قادیان قیمت چالیس ہزار روپے۔ ایک عدد کچا مکان میرے حصہ کی قیمت پانچ ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3985 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شوکت علی　　العبد: عبد المنان　　گواہ : شاہ چنگیز خان

وصیت نمبر: 18765 مَیں رشم بی زوجہ مکرم لعل دین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن چلّاں ڈاکخانہ لام ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر پانچ ہزار روپے۔ چاندی کے دو عدد کانٹے قیمت پانچ سو روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی

جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : شوکت علی الامۃ: رشم بی گواہ : مشتاق احمد

وصیت نمبر: 18766 مَیں لعل دین ولد مکرم شیخ احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زمینداری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن چلاّں ڈاکخانہ لام ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زمین دو کنال قیمت دس ہزار روپے۔ ایک عدد مکان قیمت بیس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/350 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : شاہ چنگیز العبد: لعل دین گواہ : مشتاق احمد

وصیت نمبر: 18767 مَیں نعیم احمد ولد مکرم مبشر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان، طالبعلم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن کالابن ڈاکخانہ دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے
گواہ : شاہ چنگیز العبد: نعیم احمد گواہ : عبدالکبیر

وصیت نمبر: 18768 مَیں ماسٹر منور احمد ولد مکرم نورالدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن کالابن کوٹلی ڈاکخانہ دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ورثہ میں میں ملی زمین تین کنال قیمت اٹھارہ ہزار روپے۔ مکان چار کمرے کچے قیمت بیس ہزار روپے۔ راجوری میں تین مرلے کا پلاٹ قیمت پچھتّر ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/19668 روپے ہے۔ مختلف اراضی سے سالانہ آمد -/3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : محمود احمد پرویز العبد: ماسٹر منور احمد گواہ : محمد صادق ساجد

وصیت نمبر: 18769 مَیں رشم بی زوجہ مکرم محمد شریف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن لوہارکہ ڈاکخانہ دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر ایک ہزار روپے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : شوکت علی الامۃ: رشم بی گواہ : شاہ چنگیز

وصیت نمبر: 18770 مَیں سکینہ بیگم زوجہ مکرم محمد حق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن کالابن ڈاکخانہ دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر پانچ صد روپے۔ ایک عدد گانی طلائی قیمت دس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : راجہ نذیر احمد الامۃ: سکینہ بیگم گواہ : شاہ چنگیز

وصیت نمبر: 18771 مَیں عبدالشکور ولد مکرم عبدالکریم صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن لوہارکہ ڈاکخانہ دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : شاہ چنگیز العبد: عبدالشکور گواہ : شبیر احمد

وصیت نمبر: 18772 مَیں حمیدہ بیگم زوجہ مکرم قطب الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن لوہارکہ ڈاکخانہ دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر دس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : قطب الدین الامۃ: حمیدہ بیگم گواہ : عبدالکبیر

وصیت نمبر: 18773 مَیں حمیدہ بیگم زوجہ مکرم عبدالکریم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن لوہارکہ ڈاکخانہ دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر تین ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ : عبدالکریم الامۃ: حمیدہ بیگم گواہ : عبدالکبیر

وصیت نمبر: 18774 مَیں عبدالکبیر ولد مکرم عبدالکریم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن لوہارکہ ڈاکخانہ دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3705 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : شاہ چنگیز العبد: عبدالکبیر گواہ : شوکت علی

اعلانات نکاح

☆......مورخہ 5 جولائی 09 بروز اتوار بمقام رشی نگر خاکسار نے عزیزہ شاہزادہ اختر صاحبہ بنت مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب بٹ آف رشی نگر ضلع شوپیاں کشمیر کا نکاح مکرم یعقوب صاحب بٹ ابن مکرم عبدالرحمٰن صاحب بٹ مرحوم آف ریوٹن آسنور تحصیل دمحال مانجی پورہ ضلع کولگام کشمیر کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اعانت بدر یک صد روپے۔ (محمد عبداللہ فرخ نزیل رشی نگر کشمیر)

☆......عزیزم راشد خان صاحب ابن مکرم صفدر خان ساکن ننگلہ گھنو کا نکاح عزیزہ عشرت جہاں بنت مکرم اسلم خان اودے پور کٹیا صوبہ یوپی کے ساتھ مبلغ بیس ہزار روپے پر مورخہ 17.5.09 کو اودے پور کٹیا میں پڑھا۔ اعانت بدر دو صد روپے۔

☆......عزیزم نسیم خان صاحب ولد مقصود خان صاحب ساکن ننگلہ گھنو کا نکاح عزیزہ شاہینہ بیگم بنت مکرم سرفراز خان صاحب ساکن سمور ضلع فتح پور۔ یوپی، کے ساتھ مبلغ 24000 روپے پر مورخہ 21.3.09 کو خاکسار نے پڑھا۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (محمد سعادت اللہ خادم سلسلہ شاہجہانپور)

درخواست دُعا

☆......میرا پوتا محمد یحیٰ جو قادیان میں تعلیم حاصل کر رہا ہے چھٹیاں ہونے پر اپنے والد محترم محمد سعادت اللہ مبلغ سلسلہ شاہجہانپور کے ہاں گیا تھا وہاں گرنے سے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ عزیزم کا بریلی کے دواخانہ میں آپریشن ہوا ہے۔ خدا کے فضل سے آپریشن کامیاب ہوا ہے۔ پوتے کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔
(فرحت اللہ حال مقیم ننگل باغباں، قادیان)

☆......مندرجہ ذیل احباب جماعت اپنی صحت وتندرستی دینی ودنیاوی ترقیات کے حصول نیز جملہ پریشانیوں و مشکلات کے ازالہ کے لئے خصوصی دُعاء کی درخواست کرتے ہیں۔

☆......۱۔مکرم انور احمد صاحب بی چنتہ کنٹہ۔ ۲۔مکرم فضل احمد صاحب اچم پیٹھ۔ ۳۔مکرم عبداللطیف صاحب چکوڑی بلگام۔ ۴۔مکرم رشید احمد صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر محبوب نگر۔ ۵۔مکرم خلیل احمد صاحب وڈمان۔ ۶۔مکرم باشو میاں صاحب وڈمان،۔ ۷۔مکرم امینہ بی صاحبہ وڈمان۔ ۸۔مکرم محمد عثمان صاحب وڈمان۔

☆......مکرم عین الحق صاحب سرکل انچارج تھلگ کرناٹک اپنے اور اپنے اہل وعیال کی دینی و دنیاوی ترقیات نیز جملہ پریشانیوں کے ازالہ اور صحت وسلامتی والی درازی عمر پانے کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

☆......مکرم نور پاشا صاحب شاہ پور کرناٹک نے اپنے بچے کی اعلیٰ تعلیم روشن مستقبل نیز صحت وتندرستی والی لمبی عمر پانے کیلئے دُعاء کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر 300 روپے۔

☆......اسی طرح مندرجہ ذیل افراد جماعت اپنے اہل اعیال کی صحت تندرستی بچوں کے روشن مستقبل دینی و دنیاوی ترقیات جملہ پریشانیوں کے دور ہونے کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ۱۔مکرم شیخ جعفر صاحب معلم گول گیرا، ۲۔مکرم ارادت خان صاحب معلم۔ ۳۔مکرم سردار احمد صاحب معلم۔ ۴۔مکرم ابوطالب صاحب معلم۔ ۵۔مکرم محمد سلیمان خان معلم سرکل گولگیرہ۔ ۶۔مکرم نعیم شریف صاحب معلم۔

☆......مکرم فاروق احمد صاحب شاہ آباد اپنے بیٹے عزیزم انور احمد صاحب کے کاروبار میں برکت اپنے اور اپنے اہل وعیال کی دینی ودنیاوی ترقیات نیز صحت وسلامتی والی درازی عمر عطا ہونے کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر 500 روپے۔

☆......مندرجہ ذیل تمام افراد اپنی اور اپنے اہل اعیال کی جملہ مشکلات وپریشانیوں کے ازالہ نیز صحت و سلامتی والی درازی عمر ترقی برکت کے حصول کیلئے خصوصی دُعاء کی درخواست کرتے ہیں۔

☆......مکرم محمد سلیم احمد صاحب گلبرگہ۔ ۲۔مقیت پاشا صاحب لاڈجی شاہ پور۔ ۳۔عبدالحمید استاد۔ ۴۔فضل حق خان صاحب سرکل انچارج دیودرگ۔ ۵۔محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ۔ ۶۔عین الحق صاحب سرکل تھلگ۔ ۷۔عبد اللطیف صاحب چکوڑی بلگام۔ ۸۔انور احمد صاحب B چنتہ کنٹہ۔ (منیجر ہفت روزہ بدر قادیان)

دُعائے مغفرت

☆......محترم محمد الیاس ایوب صاحب ابن محترم ڈپٹی محمد ایوب صاحب مرحوم ساکن احمدیہ بلڈنگ محلّہ رام سر ضلع بھاگلپور۔ بہار مورخہ 29.5.09 بروز جمعۃ المبارک کو 74 سال کی عمر پا کر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے بچپن کی زندگی وتعلیم قادیان میں حاصل کی صوم صلوٰۃ کے پابند نیک کم گو خاموش طبع تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہر دو مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور کروٹ کروٹ جنت نصیب نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے قارئین بدر سے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔ (رفیع احمد نسیم قادیان)

ہفت روزہ بدر میں اشاعت کے لئے مضامین ''ایڈیٹر بدر، قادیان'' کے پتہ پر ارسال کریں
''بدر'' کے متعلق اپنے مشورہ جات، قیمتی آراء اور خطوط badrqadian@rediffmail.com کے ذریعہ بھی ارسال کرسکتے ہیں

EDITOR MUNEER AHMAD KHADIM Tel. Fax: (0091) 1872-220757 Tel. Fax: (0091) 1872-221702 Tel : (0091) 1872-220814 badrqadian@rediffmail.com	REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57 ہفت روزہ بدر قادیان Weekly BADR Qadian Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA	SUBSCRIPTION ANNUAL : Rs. 350/- By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $: 40 Euro : 65 Canadian Dollar
	Vol. 58 Thursday 20th august 2009 Issue No. 34	

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کی مناسبت سے

برطانیہ کے ہاؤسز آف پارلیمنٹ میں حضرت امیر المؤمنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں منعقد ہونے والی تاریخی تقریب میں وزیر اعظم برطانیہ کے پیغام کے علاوہ ممبران پارلیمنٹ کے خطابات

جسٹین گریننگ ایم پی اور وزارت خارجہ کی منسٹر Gillian Merron کے استقبالیہ ایڈریسز

وزیر اعظم برطانیہ جناب گورڈن براؤن، ہیزل بلیئرز، ڈومینک گریو، ایلن کین، سائمن ہیوز، لارڈ ایوبری اور دیگر کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب پر حضور انور کو خراج تحسین

(پٹنی کے علاقہ کی ممبر آف پارلیمنٹ جسٹین گریننگ کی طرف سے منعقد ہونے والی تاریخی تقریب میں 22/اکتوبر 2008ء کو ممبران پارلیمنٹ، مختلف ممالک کے سفراء اور حکومتی وزراء اور دیگر معززین کی شمولیت

22/اکتوبر 2008ء کو صدسالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں علاقہ پٹنی کی ممبر آف پارلیمنٹ نے حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ہاؤسز آف پارلیمنٹ میں ایک تقریب منعقد کی۔ ہاؤسز آف پارلیمنٹ کو ویسٹ منسٹر محل (Palace of Westminster) بھی کہا جاتا ہے۔ لندن کے بیچوں بیچ یہ عظیم الشان، وسیع وعریض عمارت حکومت برطانیہ کا دِل سمجھی جاتی ہے۔ وقت کے بہتے ہوئے دھارے کو عمارت کے ایک مینار پر نصب بِگ بین (Big Ben) کا معروف گھڑیال گھنٹیوں کے ساتھ ناپتا چلا جاتا ہے جو ساری دنیا میں برطانیہ کی پہچان ہے۔

> **جماعت احمدیہ برطانیہ قیام امن، معاشرتی رواداری اور بین المذاہب ہم آہنگی کی کاوشیں نہ صرف ملک بھر میں بلکہ دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جاری رکھ رہی ہے۔**
> (وزیر اعظم برطانیہ جناب گورڈن براؤن)

یہ عمارت حکومت برطانیہ کے شہنشاہوں کا مرکز رہی ہے اور دو ایوانوں پر مشتمل ہے۔ پہلا ایوان House of Lords ان ممبران پر مشتمل ہے جو موروثی حیثیت سے ممبر بنتے ہیں یا نامزد کئے جاتے ہیں۔ دوسرا ایوان House of Commons الیکشن کے ذریعہ چنے ہوئے ممبر ہوتے ہیں۔

جس وقت حضور انور ہاؤسز آف پارلیمنٹ تشریف لائے اس وقت پارلیمنٹ کا اجلاس ہو رہا تھا۔ وزیر اعظم کے ساتھ سوال وجواب کی مجلس ہو رہی تھی (Prime Minister's Question Time)۔ جیسے ہی یہ اجلاس ختم ہوا ممبران پارلیمنٹ حضور انور سے ملاقات کے لئے پہنچ گئے۔ دریائے ٹیمز (Thames) جو لندن کے بیچوں بیچ بہتا ہے، پارلیمنٹ کی عمارت کے ساتھ سے گزرتا ہے۔ آج اس کی موجیں بھی خلیفۂ وقت کی موجودگی پر شاداں وفرحاں بڑے وقار سے بہتی ہوئی نظر آرہی تھیں۔

حضور انور کا استقبال تقریباً سوا بارہ بجے دوپہر محترمہ Justine Greeting M.P. نے کیا جو اس تقریب کی میزبان تھیں۔ وہ مسجد فضل کے حلقہ کی ممبر آف پارلیمنٹ (M.P) ہیں۔ موسم نہایت خوشگوار ہونے کی وجہ سے وہ پہلے حضور انور کو دریا کی سمت سے پارلیمنٹ کی عمارت کا نظارہ کروانے کے لئے لے گئیں۔ لندن شہر جو اکثر دھندلکوں کی دبیز تہہ میں چھپا ہوتا ہے آج موقع کی مناسبت سے سورج کی کرنوں سے جگمگا رہا تھا۔

کچھ معروف شخصیات نے اس موقع پر حضور انور سے تعارف حاصل کیا۔ دونوں ایوانوں سے آئے ہوئے تیس (30) سے زائد ممبران پارلیمنٹ اور دنیا بھر کی نمائندگی کرنے والے سفارتخانوں اور مکتبہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات حضور انور کے خطاب کو سننے کے لئے جمع تھیں۔ خطاب سے پہلے کچھ شخصیات نے حضور انور سے تعارف حاصل کیا جن میں مندرجہ ذیل نمایاں تھے۔ محترمہ Meg Munn M.P. جو شیفیلڈ کے علاقہ کی ممبر ہیں۔ امور خارجہ کی وزیر رہ چکی ہیں۔ جناب Alan Keen M.P.۔

محترمہ Ann Keen M.P. وزیر امور صحت۔

محترمہ Fiona MacTaggart M.P. سلاؤ کے علاقہ کی ممبر ہیں۔ جناب یاسر شعبان۔ کونسلر مصری سفارتخانہ۔ جناب Stephen Hammond M.P. حزب اختلاف کی طرف سے ٹرانسپورٹ کے وزیر ہیں۔

جناب Doug Naysmith M.P.۔

H.E. Mr. Rafael Moreno۔ ملک چلّی (Chilli) کے سفیر۔ جناب John McDonnell M.P.۔ Consultant Dr. Michael Bending۔ جناب Tom Cox۔ یہ ممبر آف پارلیمنٹ رہے ہیں اور جماعت احمدیہ سے ہمیشہ بہت اچھا تعلق رکھتے رہے ہیں۔ Baroness Sandil Verma حزب اختلاف کی چنیدہ وزیر برائے Universities & Innovation, Skills۔

جناب آصف چوہدری۔ امور خارجہ اور کامن ویلتھ کے نمائندہ۔ جناب عمران خان۔ جنرل سیکرٹری برطانیہ پاکستان چیمبر آف کامرس۔ جناب John Pritchard۔ ساؤتھ لینڈ کالج کے گورنرز کے چیئر مین۔ جناب مراد قریشی۔ لندن اسمبلی کے ممبر۔

سپرنٹنڈنٹ SimonPhipps۔ ہونسلو پولیس۔

Rt.Hon. Andreww Smith M.P.۔

جناب Dr. Rainer Lassig جرمنی کے سفیر کے نمائندہ۔ H.E.Mr.Melvin Chalobah سیرالیون کے ہائی کمشنر۔ جناب Jon Dal Din ڈائریکٹر ویسٹ منسٹر امور بین المذاہب۔ Lord Dholakia۔ محترمہ Laura Moffat M.P.۔ جناب SatishModi۔ چیئرمین موڈی انڈسٹریز۔

محترمہ Ms.Maxi Martin کاؤنسلر۔

جناب P.J.Mir۔ ہیڈ آف ARY T.V. Uk-Europe۔ جناب پروفیسر Richard Thompson۔ امپیریل کالج لندن کے پروفیسر۔

تمام مہمانوں کے نشستوں پر بیٹھنے کے بعد تلاوت قرآن کریم کے ساتھ یہ تقریب شروع ہوئی جو............

تقریب کا انعقاد کرنے والی مسجد فضل کی ممبر پارلیمنٹ محترمہ جسٹن گریننگ (Justin Greening) نے استقبالیہ تقریر کی۔

جسٹن گریننگ (M.P.) کی استقبالیہ تقریر

انہوں نے حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے بعد کہا کہ آج ہمارے لئے بہت اہم دن ہے جب His Holiness یہاں تشریف لائے ہیں۔ اور یہ امر ہمارے لئے باعث عزت وافتخار ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہ صرف میرے حلقۂ انتخاب (Putney) سے بلکہ پورے برطانیہ سے اور مزید تمام دنیا سے آئی ہوئی شخصیات اس تقریب میں شامل ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ موقع نہایت یہ پُرشوکت ہے کہ خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہوئے ہیں۔ اس سلسلہ میں جہاں ساری دنیا میں تقاریب کا انعقاد ہوا ہے وہاں برطانیہ بھر میں تقریبات نہایت شان کے ساتھ منائی گئی ہیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی انگلستان میں موجودگی کے بارہ میں کہا کہ ہمیں فخر ہے کہ سب سے پہلی مسجد جو لندن میں بنی وہ مسجد فضل ہے جو پٹنی کے علاقہ میں واقع ہے۔ جب سے یہ مسجد بنی ہے یہاں جمع ہونے والوں نے اس علاقہ کی زندگی میں ایک نہایت نظم وضبط سے بھرپور مثبت اور مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو نصب العین

> **تمام انسانوں کے لئے احترام اور رواداری کے متعلق آپ کے جو اصول ہیں، وہ ہم سب کے لئے بھی بہت اہم ہیں۔ جو مختصر پیغام میں آپ کو دینا چاہوں گی وہ یہ ہے کہ آپ کے اصول ہم سب کے لئے بہت اہم ہیں "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"**
> (محترمہ ہیزل بلیئر سیکرٹری آف سٹیٹ For Communities & Local Government)

انہوں نے اپنایا "یعنی محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں" (Love for All Hatred for None) وہ میرے خیال میں ایسا ہے کہ ہم سب اسے اپنا کر اپنی زندگیوں میں فیض حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی کے ذریعہ ہم معاشرہ میں اپنے اپنے رنگ میں اعلیٰ اقدار پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے تمام حاضرین کا اور خاص طور پر ممبران پارلیمنٹ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ بدھ کا روز پارلیمنٹ میں بے حد مصروف دن ہوتا ہے۔ بایں ہمہ آج کی اس تقریب میں اتنی زیادہ تعداد میں ممبران کا شمولیت کرنا غمّازی کرتا ہے اس احترام کی جو افراد

باقی خلاصہ خطاب صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں